ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱، شمارہ نمبر ۳۷
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

شریعت اور عقل

دو
ٹولی کی
زبان

گردن
نہ جھکی جس کی
جہانگیر کے آگے

دوسرے
کے مال میں طمع
نہ رکھیں

قادیانیوں نے کروڑوں روپے کی پاکستانی کرنسی بھارت منتقل کر دی

داستانِ ابتلا

قادیانیوں کے پانچ ارکان مذہب

- انگریز کی اطاعت فرض
- جہاد حرام
- جھوٹ
- منافقت اور دھوکہ
- قبروں کی تجارت اور چندہ

ایک قادیانی کا خط اور اس کا جواب

اسکول میں ناظرہ قرآن مجید کو لازمی قرار دیا جائے
وفاقی محتسب کا فیصلہ

از قلم: مولانا سعید احمد جلالپوری

گزشتہ دنوں وفاقی محتسب جناب جسٹس سید عثمان علی شاہ نے اپنے علاقائی دفتر کراچی میں ایک اہم فیصلہ سنایا۔ جس میں وزارت تعلیم کو ہدایت کی گئی ہے کہ اسکولوں میں ناظرہ قرآن کریم کو لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھایا جائے۔ اور تیسری جماعت سے شروع ہو کر ساتویں جماعت تک ناظرہ قرآن کریم مکمل ہونا چاہیے۔ جو طالب علم ناظرہ قرآن کریم کے امتحان میں فیل ہو جائے اسے اگلے درجے میں ترقی نہ دی جائے۔

وفاقی محتسب کا فیصلہ نہایت ہی اہم، ضروری اور قابل تحسین اور لائق صد مبارکباد ہے۔ فیصلہ کا متن اپنی اہمیت کے پیش نظر اس لائق ہے کہ اسے محفوظ کر دیا جائے۔

"کراچی (پ ر) وفاقی محتسب جناب جسٹس سید عثمان علی شاہ نے ایک شہری کی درخواست پر کارروائی کرتے ہوئے وفاقی وزارت تعلیم کو ہدایت کی ہے کہ ناظرہ قرآن کی تعلیم کو تیسری جماعت سے ساتویں جماعت تک علیحدہ سے لازمی مضمون کے طور پر نصاب میں شامل کیا جائے۔ وفاقی محتسب نے اپنے فیصلے میں جو کہ ۱۶ دسمبر ۱۹۹۱ء کو دیا گیا، کہا کہ میں نے پہلی جماعت سے دسویں جماعت تک کے تعلیمی نصاب کا مطالعہ کیا ہے جس میں ناظرہ قرآن کی تعلیم تیسری جماعت سے ساتویں جماعت تک شامل ہے۔ جب کہ آٹھویں جماعت میں قرآن ٹھہرایا جاتا ہے۔ اسلامیات کے چار جزو ہیں۔ (۱) ارکان (۲) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم (۳) اخلاقیات (۴) ناظرہ قرآن۔ ہر جزو کے پچیس نمبر ہیں۔ فیصلے میں کہا گیا ہے کہ پہلی سے دسویں تک کے نصاب میں ناظرہ قرآن بحیثیت لازمی مضمون کے شامل نہیں ہے اور اس میں فیل ہونے والے سے اگلی جماعت میں ترقی پر اثر نہیں پڑتا۔ اس لئے اس کے تسلی بخش نتائج مرتب نہیں ہوتے۔ وفاقی محتسب نے فیصلے میں کہا ہے کہ میں سفارش کرتا ہوں کہ مضمون ناظرہ قرآن کے ۴۰ نمبر مقرر کئے جائیں۔ اس مضمون میں پاس ہونا لازمی ہو۔ اس کا نتیجہ علیحدہ سے لکھا جائے۔ جو طالب علم اس میں فیل ہو جائے اسے اگلے درجہ میں ترقی نہ دی جائے۔ ہفتے میں کم از کم ۳ پیریڈ اس مضمون کے لئے مقرر کئے جائیں۔ وفاقی محتسب نے وزارت تعلیم کو ہدایت کی ہے کہ اس سلسلے میں ضروری احکامات کے اجراء سے انہیں ۳۱ دسمبر تک مطلع کیا جائے اور اس کے نفاذ کی حتمی رپورٹ انہیں ۳۰ جون ۱۹۹۲ء تک بھجوائی جائے اس کیس کی پیش رفت کا متواتر جائزہ لیا جائے گا۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۳۰ دسمبر ۱۹۹۱ء)

نہایت ہی لائق تعجب اور باعث افسوس ہے یہ امر کہ پاکستان کی ۴۴ سالہ تاریخ میں قرآن کریم کی ناظرہ تعلیم کو اسکولوں کے حساب و معاشیات کی برابری کا شرف حاصل نہیں ہو سکا۔ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ انگریزی، اردو، حساب، معاشیات، حتیٰ کہ پی۔ ٹی کے لئے تو استاد مقرر ہوں مگر ناظرہ قرآن کریم کے لئے کوئی استاد یا پیریڈ مقرر نہ ہو۔

مانا کہ ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم اسکول کے نصاب میں شامل ہے مگر عملی طور پر اسے اس درجہ غیر ضروری اور غیر اہم بنا دیا گیا ہے کہ طلبہ اس کی طرف توجہ ہی نہیں دیتے، چنانچہ اسلامیات کے پیریڈ کے چار اجزاء میں سے ناظرہ قرآن کے صرف ۲۵ نمبر رکھے گئے ہیں اور وہ بھی غیر لازمی۔ لہٰذا اگر کوئی لڑکا قرآن کریم نہیں پڑھتا تب بھی وہ باقی تین اجزاء میں سے کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر طلباء قرآن کریم کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ عموماً جو بچے ابتداء میں قرآن کریم نہیں پڑھ سکتے وہ بعد میں بھی نہیں پڑھ پاتے۔ اور عام مشاہدہ بھی یہی ہے کہ انگریزی اسکولوں میں پڑھنے والے بچے اور غیر ملکی ڈگریوں کے حامل حضرات اس دولت سے الا ماشاء اللہ محروم ہی ہوتے ہیں، کیونکہ عام طور پر اس مضمون پر ہی زیادہ توجہ دی جاتی ہے جس کے پاس کئے بغیر اگلے درجہ میں ترقی ممکن نہ ہو جبکہ بدقسمتی سے قرآن کریم کی اہمیت و ضرورت کو محسوس نہیں کیا گیا جس کے باعث اس طرف توجہ بھی کم دی گئی۔ اس لئے ضروری ہے کہ حکومت اس سلسلہ میں مؤثر اقدامات کرے اور باقاعدہ مستند قراء کرام کا تقرر کر کے ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم پر خصوصی توجہ دے۔ اگر اس میں تساہل سے کام لیا گیا تو ملک و قوم کے لئے نہایت نقصان دہ ثابت ہوگا۔ چنانچہ جو بچے آج قرآن کریم کی دولت سے محروم رہ گئے کل جب وہ اسمبلیوں میں پہنچیں گے تو ان سے قرآن اور اسلام کی خدمت کی کیا توقع کی جا سکے گی۔ پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ دوسرے تمام علوم مقاصد نہیں بلکہ ترقیات کے ذرائع ہیں۔ لیکن قرآن کریم کا ہر ہر لفظ مقصد ہے اور ہر ہر لفظ کے پڑھنے پر دس دس نیکیاں ملتی ہیں۔

ہم وفاقی محتسب کے فیصلہ کی روشنی میں جناب صدر اور وزیر اعظم سے کہنا چاہیں گے کہ اس اہم ترین مسئلہ میں

باقی صفحہ ۲۵ پر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

شمارہ نمبر ۳۷	۸ تا ۱۴ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ - ۱۴ تا ۲۰ فروری ۱۹۹۲ء	جلد نمبر ۱۰

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اِس شمارے میں

۱ — رفاقی محتسب کا فیصلہ ——— ۲
۲ — اداریہ ——— ۳
۳ — شریعت اور عقل ——— ۶
۴ — دوسروں کے مال میں طمع نہ رکھیں ——— ۷
۵ — دو قولے کی زبان ——— ۸
۶ — گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے ——— ۱۱
۷ — شب برأت ——— ۱۲
۸ — حوضِ کوثر ——— ۱۳
۹ — نعتِ رسول مقبولؐ ——— ۱۳
۱۰ — سفر وسیلۂ ظفر معراج ——— ۱۴
۱۱ — داستان از بلا ——— ۱۶
۱۲ — تعارف ——— ۱۷
۱۳ — قادیانی مذہب کے پانچ ارکان ——— ۱۸
۱۴ — نقطۂ نظر ——— ۲۱
۱۵ — مرزا قادیانی کی گستاخیاں ——— ۲۲
۱۶ — عظمتِ عیسیٰ علیہ السلام ——— ۲۳
۱۷ — مرزا قادیانی کی اصلیت و کردار ——— ۲۴

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی	مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ - پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۳۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القاسم پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۳ ... کراچی

قادیانیوں نے کروڑوں روپیہ بھارت منتقل کر دیا

قادیانیوں کا سالانہ جلسہ یا بقول ان کے سالانہ حج قادیان میں ہو گیا اس میں مرزا طاہر نے بھی شرکت کی پاکستان سے بھی باوجود عوامی مطالبے کے کثیر تعداد میں قادیانیوں کو شرکت کی اجازت دی گئی۔ جو اپنے ساتھ کروڑوں روپے کی کرنسی لے کر گئے۔ جس کا انہوں نے بھارتی کرنسی سے تبادلہ کیا۔ اخباری اطلاع ہے کہ

"۲۵ دسمبر کو اٹاری ریلوے اسٹیشن کی بھارتی امیگریشن چیک پوسٹ کے زرمبادلہ کے کاؤنٹر پر قادیان میں سالانہ جلسے میں شرکت کرنے والوں نے ایک کروڑ روپے کی بھارتی کرنسی حاصل کی یہ امر خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ کاؤنٹر کے اہل کاروں کے پاس کرنسی ختم ہو گئی تھی لہٰذا انہوں نے خصوصی گاڑی کے ذریعے امرتسر بینک سے مطلوبہ رقم منگوا کر زائرین کو ادا کی۔"

(روزنامہ آغاز کراچی ۹ جنوری ۱۹۹۲ء)

یہ صرف ایک گاڑی کی رپورٹ ہے اس کے علاوہ دوسری گاڑیوں سے جو قادیانی گئے ہیں انہوں نے بھی بھارتی کرنسی خریدی ہے جبھی تو کاؤنٹر کے اہل کاروں کے پاس کرنسی ختم ہو گئی تھی اس طرح صرف ایک کروڑ کا معاملہ محدود نہیں رہتا بلکہ یہ کروڑوں تک جا پہنچتا ہے۔ یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قادیانیوں کے مفرور اور بزدل پیشوا مرزا طاہر نے اسی جلسہ قادیان میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ بھارت چندے کے معاملے میں بہت پیچھے ہے مرزا طاہر نے کہا:۔

"وقف جدید کے میدان میں باہر کے لوگ بہت آگے بڑھ چکے ہیں۔ ہندوستان والوں کو چاہیے کہ اپنے اعزاز کو مضبوطی سے تھامے رکھیں روحانی میدانوں میں رقابت منع نہیں ہے یہ رقابت اپنے اندر پیدا کریں حتیٰ کہ دوسرے آپ کی ضروریات پوری نہ کریں بلکہ آپ دوسروں کی ضروریات پوری کرنے والے بن جائیں۔"

(الفضل ربوہ ۲۸ دسمبر ص ۱ کالم ۳)

مرزا طاہر کا یہ بیان اس بات کی واضح چغلی کھا رہا ہے کہ قادیانیوں نے اس مرتبہ ہندوستان میں جو جلسہ رکھا اس کے اخراجات بھارتی قادیانی جماعت نے ادا نہیں کیے کیونکہ وہ اپنی ضروریات خود پوری نہیں کر سکتے بلکہ بقول مرزا طاہر ان کی ضروریات باہر کی جماعتیں پوری کرتی ہیں جب بھارت کی جماعت خود اپنی ضروریات کے لیے دوسروں کی محتاج اور دست نگر ہے تو لامحالہ قادیانیوں کا جو سالانہ جلسہ یا حج قادیان میں ہوا اس کے اخراجات پاکستان نے ادا کیے۔ ایک کروڑ روپے کی کرنسی تو صرف ایک گاڑی نے خریدی دوسری گاڑیوں سے جانے والوں نے بھی خریدی ہو گی یہاں تک کہ کاؤنٹر کے اہل کاروں کے پاس کرنسی ہی ختم ہو گئی اس سے واضح ہوتا ہے کہ معاملہ صرف ایک کروڑ تک نہیں پہنچا کروڑوں تک پہنچتا ہے یہ نقصان کس کا ہے؟ صرف اور صرف پاکستان کا ہے۔

قادیانیوں کا جو حج یا جلسہ ہوا اس کی کل تعداد بقول الفضل سترہ ہزار تھی اس میں ہندوستان کے زیادہ تھے دوسرے ملکوں سے بھی آئے ہندو اور سکھ بھی اس تعداد میں شامل ہیں۔ اگر ہم پاکستان سے جانے والوں کی تعداد دو ہزار بھی تسلیم کر لیں تو ان پر فی کس زیادہ سے زیادہ ایک ہزار روپیہ خرچ ہوا ہو گا جو بیس ہزار بنتا ہے تو پھر یہ کروڑوں کی کرنسی لے جانے کا مقصد کیا تھا؟

کوئی شخص ہندوستان جائے یا کسی اور ملک میں بھی جائے امیگریشن حکام اس کی باقاعدہ چیکنگ کرتے ہیں کہ یہ جانے والا شخص کوئی غیر قانونی چیز تو لیکر نہیں جا رہا یا رقم مقررہ حد سے زیادہ تو اس کے پاس نہیں ہے اگر زیادہ رقم ہو تو اسے لے جانے کی اجازت نہیں دی جاتی اور اگر اس کے پاس کوئی غیر قانونی چیز ہو تو اسے گرفتار کر لیا جاتا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ قادیانیوں کی چیکنگ نہیں کی اور چیکنگ کرنے والے عملے کے ساتھ پہلے ہی ساز باز کر لیا گئی اور یا پھر ایسا عملہ متعین کرایا گیا جو خود قادیانی تھا جنہوں نے قادیانی ہونے کے ناطے ان کی چیکنگ ہی نہیں کی۔

ہم نے قادیانیوں کے جلسے سے قبل جہاں حکومت سے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ جب ملک کی اعلیٰ عدالت نے ان کے جشن پر پابندی عائد کر دی ہے کہ وہ پابندی پاکستان میں لاگو ہے اور اس کا اطلاق ہندوستان پر نہیں لیکن پاکستانی قادیانیوں پر یہ پابندی عائد ہوتی ہے اس لیے یہاں سے قادیانیوں کو بھارت جانے کی اجازت نہ دی جائے پھر ہم نے اس خدشہ کا اظہار بھی کیا تھا کہ قادیانی جب سے یہاں سے لندن "حج" کرنے گئے تو پی آئی اے میں کلیدی عہدوں پر متعین قادیانی افسروں کی وجہ سے انہوں نے خصوصی مراعات حاصل کی تھیں یہاں تک کہ کرایہ میں بھی تخفیف کرائی گئی تھی جبکہ یہ رعایت اور یہ تخفیف ملک کی کسی بھی اور جماعت کو نہیں دی جاتی حتی کہ تبلیغی جماعت جس کے ذریعے پی آئی اے کو بے پناہ فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ بھی ان رعایتوں سے محروم ہے لیکن قادیانی پی آئی اے سے خوب فائدہ اٹھا رہے ہیں اس سلسلہ میں یہاں یہ بھی بتا دیں کہ لاہور میں ایک ٹریول ایجنسی نے الفضل ربوہ میں اشتہار دیا تھا کہ لندن کے جلسہ میں شرکت کرنے والے مذکورہ ٹریول ایجنسی سے رابطہ قائم کر کے پی آئی اے کا رعایتی ٹکٹ حاصل کریں ایسا صرف پی آئی اے میں موجود قادیانی افسروں کی وجہ سے ہوا

ہم نے اسی ضمن میں قادیان کے جلسہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ریلوے میں بھی بہت سے اہم عہدوں پر قادیانی موجود ہیں جس طرح انہوں نے پی آئی اے سے رعایتی ٹکٹ اور مراعات حاصل کی ہیں اسی طرح وہ ریلوے سے بھی حاصل کریں گے اور یقیناً انہوں نے کی ہوں گی۔ لیکن رعایتیں نہ بھی حاصل کی ہوں انہوں نے پاکستان کے کروڑوں روپے بھارت منتقل کیے ہیں وہ تھوڑا نہیں ملک کا بہت بڑا نقصان ہے۔ اسی طرح وہ بھارت کے علاوہ مغربی ملکوں میں بھی روپیہ منتقل کر رہے ہیں پہلے ان کا مرکز ربوہ تھا اب لندن ہے ان کا پیشوا وہاں بیٹھا ہے اس مرکز کے اخراجات بے پناہ ہیں اور وہ سارے اخراجات پاکستانی روپے سے پورے کیے جاتے ہیں۔

ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ جن دنوں میں قادیانی پاکستان سے بھارت گئے ان دنوں کے بارے میں یہ تفتیش کی جائے کہ چیکنگ کی ذمہ داری کن افسروں پر تھی انہوں نے اپنی ذمہ داری کو کیوں نہ نبھایا اور پاکستان سے کروڑوں روپے بھارت کیوں منتقل ہوئے۔ اگر حکومت دیانتدار مسلمان افسروں سے تحقیق کرائے گی تو یقیناً اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ کروڑوں روپے کی کرنسی صرف اور صرف ڈیوٹی پر متعین افسروں کی وجہ سے بھارت منتقل ہوئی ہے۔ تحقیق و تفتیش کے بعد یہ بات بھی ضروری ہے کہ جو افسران اس میں ملوث پائے جائیں نہ صرف انہیں سزا دی جائے بلکہ انہیں فوراً ان کے عہدوں سے برطرف کر دیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو اس قسم کی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو۔

اقلیتوں کیلئے شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے ۱۵ دسمبر کو گوجرانوالہ میں پریس کانفرنس کی جس میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ نئی اسکیم کے تحت بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ رکھا جائے اور مسلمانوں اور غیر مسلموں کے شناختی کارڈوں کے رنگ بھی الگ الگ مقرر کیے جائیں۔

ہمارے نزدیک یہ مطالبہ جائز اور برحق ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ اس مطالبے کو تسلیم کرے، اس سے پہلے یہ مسئلہ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے سامنے پیش کیا گیا تھا اور انہوں نے یہ معذوری بیان کی تھی کہ اس کے لیے سارے ملک کے شناختی کارڈ از سر نو بنانے پڑیں گے جو بہت مشکل کام ہے، وزارت داخلہ کے سیکرٹری اور شناختی کارڈوں کے محکمہ کے ڈائریکٹر نے بھی یہی مشکل بتائی تھی۔ ان سب حضرات نے اس کام کی ضرورت اور افادیت کو تسلیم کیا تھا اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کر لیا تھا، لیکن اب آئی جے آئی کی حکومت نے نئے ڈیزائن کے شناختی کارڈ تیار کرنے کا فیصلہ کیا، اور مرکزی کابینہ میں نیا ڈیزائن پاس ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا۔ یہ حکومت کی صریح بے انصافی ہے۔ یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی کہ اسلامی نظام کی دعوے دار اسلامی جمہوری اتحاد کی کابینہ کو شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج اور غیر مسلموں کے لیے الگ رنگ مقرر کرنے میں کیا قباحت نظر آئی اور انہوں نے قدم قدم پر پیدا ہونے والی الجھنوں کو ہمیشہ کے لیے حل کرنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سوچ کے پس پردہ ان مرزائیوں کا اثر و رسوخ کارفرما ہے جو مختلف محکموں میں اعلیٰ پوسٹوں پر قابض ہیں۔

۱۹۷۴ء میں آئین میں ترمیم کر کے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا۔ پھر ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا، مرزائیوں کی اصلیت دنیا پر واضح ہو گئی اور ان کے کام میں کافی حد تک رکاوٹ بھی پیدا ہوئی لیکن یہ لوگ ملک کے دستور اور قانون سے کھلا انحراف کرتے ہیں؛ ان کے نام مسلمانوں والے ہیں موجودہ شناختی کارڈوں سے مرزائیوں کی مذہبی شناخت نہیں ہوتی، وہ شناختی کارڈ اور تعلیمی اداروں کے داخلہ فارموں پر اپنے آپ کو مسلمان لکھ دیتے

پال جس سے ان اداروں کے ذمہ دار لوگوں کو دھوکا ہو جاتا ہے اور مرزائی اس غلط بیانی سے مسلمانوں کے حقوق پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ اس طرح زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی یہ لوگ مسلمانوں کو فریب دے جاتے ہیں، ضروری ہے کہ شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ رکھا جائے اور مسلمانوں کے شناختی کارڈوں سے غیر مسلموں کے شناختی کارڈوں کا رنگ بھی الگ ہو تاکہ شناختی کارڈ نظر پڑتے ہی معلوم ہو جائے کہ یہ شخص غیر مسلم ہے اور مذہب کے خانے میں اس کا مذہب پڑھ کر اس کی مکمل شناخت ہو سکے۔ اس سے فائدہ بھی ہوگا کہ کوئی مرزائی دھوکے سے عرب ممالک میں نہیں جا سکے گا اور مسلمانوں کو بھی عرب ممالک کیلئے مذہبی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ہماری معلومات کے مطابق جدید ڈیزائننگ کا مرحلہ تکمیل کے قریب ہے اور شاید فروری کے مہینے میں طباعت وغیرہ کا کام بھی مکمل ہو جائے۔ اس دفعہ بھی مذہب کا خانہ نہ رکھا گیا اور رنگ الگ نہ کیا گیا تو مستقبل میں ایسا ہونے کی کوئی شکل نظر نہیں آتی۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی نے بروقت یہ مسئلہ اٹھایا ہے، مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے راہنماؤں کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اس نیک مقصد کے حصول کیلئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دینی چاہئیں۔

(ماہنامہ مناقب بھکر)

شریعت اور عقل

مولانا سعید الرحمٰن اعظمی ندوی

عقل اور شریعت یہ دو ایسی خصوصیات اور عطائیں نعمتیں ہیں جو تمام مخلوقات کو چھوڑ کر صرف انسان کے لیے مخصوص ہیں۔ انسان ہی دنیا کی افضل ترین مخلوق ہے جس کے لیے کائنات کا یہ عظیم نظام قائم کیا گیا اور طرح طرح کے منافع سے اس کو مزین کیا گیا۔

انسان اپنی انہیں دو خصوصیتوں یعنی عقل اور شریعت کی مدد سے برے بھلے اور نفع و ضرر کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت کا مالک ہے اس لیے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے کہ انسان خیر و شر کو پہچانتا نہیں بلکہ سوال صرف یہ ہے کہ وہ شر کو جانتے ہوئے اس گناہ کو گناہ سمجھتے ہوئے بھی اس سے باز کیوں نہیں رہتا اور خیر کی طرف کیوں نہیں مائل ہو اور اس کو حاصل کرنے کی پوری کوشش کیوں نہیں کرتا؟ کسی انسان کا اس میں کیا قصور ہو سکتا ہے کہ وہ برائی کو برائی اور اس کے نتائج پر یقین رکھتے ہوئے اس سے بچنے کی کوشش نہ کرے بلکہ اس میں ملوث رہے۔

ہم اپنے گرد و پیش نظر ڈالیں تو یہ بات بالکل صاف نظر آئے گی کہ نیکی اور خیر کی راہ اختیار کرنے والے آج اس دنیا میں بہت کم ہیں لیکن برائیوں میں ڈوبے رہنے والے اور حرام و نجس میں ملوث رہ کر زندگی گزارنے والے انسان بے شمار ہیں۔

یہ ایک بڑا سوال ہے کہ آخر یہ صورت حال کیوں قائم ہے کہ لوگ برائیوں اور گناہوں کا بڑھ کر استقبال کرتے ہیں اور ہر طرح مادی دولت سے اس کو خریدنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کو معلوم ہے کہ یہ کام برا ہے اور اس پر عمل کرنے سے مادی نقصان بھی ہے لیکن اس کے باوجود اس سے متنفر نہیں ہوتے اور نیکی کی راہوں کی طرف مائل ہونے کا کسی وقت خیال نہیں آتا۔

مثال کے طور پر آپ ایک تعلیم یافتہ شخص کو لیجئے یا مسلمان کو لیجیے جو عقل اور شریعت دونوں نعمتوں سے بہرہ اندوز ہے لیکن وہ نماز پڑھنے میں وہ کیفیت اور نشاط، اور وہ سرور و لذت نہ محسوس کرتا ہو جو کسی بے مقصد مجلس میں بیٹھ کر فضول اور لایعنی باتوں، غیبت اور عیب جوئی کرنے میں محسوس کرتا ہو جب کہ اس کو خوب اچھی طرح یہ بات معلوم ہے کہ نماز کا ثواب اور اس کی فضیلت انتہائی عظیم الشان ہے اور بکواس و غیبت ایک عظیم خطرے کا پیش خیمہ ہے۔

ایک دوسرا شخص جو کسی مفلوک الحال فقیر کے ایک پیسے کے سوال پر اس کو جھڑک دے اور اپنے گھر کے دروازے یا دکان کے سامنے سے اس کو نکال دیتا ہو لیکن یہی شخص ہزاروں روپے لایعنی چیزوں اور گناہ کے کاموں پر خرچ کر دینے میں ذرا بھی اپنے نفس میں تنگی نہ محسوس کرے، حالانکہ اس کو فقیر کا سوال پورا کرنے اور نیکی کی راہ میں پیسہ خرچ کرنے کی فضیلت کا اچھی طرح علم ہے اور گناہ کی راہ میں مال برباد کرنے کی شناعت اور برائی سے وہ اچھی طرح واقف ہے۔

کیا انسان کے خیر سے زیادہ شر کی طرف مائل ہونے میں کسی فطری عمل کا دخل ہے یا اس کی طبیعت کا رجحان برائی کی طرف زیادہ اور نیکی کی طرف کم ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا:

انا ھدینہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا ۝

"ہم نے انسان کو اس کا راستہ دکھایا، اب

وہ چاہے شکر کا راستہ اختیار کرے یا ناشکری کا؟ اس لیے معلوم ہوا کہ خیر و شر دونوں کی راہیں انسان کے سامنے ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں اس پر کوئی پابندی نہیں ہے جس طرح خیر اور نیکی کی راہ اختیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے بالکل اسی طرح برائی کی راہ پر چلنے کا بھی اس کو اختیار ہے۔

البتہ انسان کا نفس چونکہ برائی کی طرف میلان رکھتا ہے اور شیطان انسان کو ہمہ دم گمراہ کرنے کی فکر میں مبتلا رہتا ہے وہ اس کے سامنے ہر منکر کو معروف بنا کر اور شر کو خیر کی صورت میں پیش کرتا ہے، اس لیے انسان جتنی آسانی کے ساتھ برائی کی طرف مائل ہو جائے گا بھلائی اور نیکی کی طرف اتنی آسانی سے وہ نہیں مائل ہو سکتا، اسی لیے نفس کی اصلاح کرنے اور اس پر محنت کرنے کی لیے علماء و عارفین نے کئی طریقے بتائے ہیں۔

اس نفس کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل جیسی نعمت سے نوازا ہے اس لیے عقل اگر نفس کے تابع نہ ہو تو بلاشبہ انسان اور نیکی اور خیر کی طرف مائل ہوگا اور اسی کے ساتھ شریعت کے اصول وہ قوانین اس کی نگاہوں کے سامنے آجائیں گے جو ہر لمحہ اور ہر موڑ پر اس کی راہنمائی کرتے رہیں گے جسکو ہم دینی شعور سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

عقل کی آواز اسی وقت موثر بھی ہو سکتی ہے جب انسان کے اندر وہ دینی شعور موجود ہو یعنی جو دین کے بنیادی عقائد پر اس کے ایمان کو پختہ کر سکے۔ جب تک اس دینی شعور کی رہنمائی عقل کو نہ حاصل ہو اس وقت تک محض عقل کی روشنی میں انسان منزل مقصود تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

عقل کے ساتھ شریعت کا عمل اور اس کی رہنمائی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ علم کے لیے عقل کی رہنمائی ضروری ہے دنیا کا کوئی معاشرہ محض عقل کے بل بوتے پر کبھی کامیابی کی منزل نہیں پا سکتا، موجودہ دنیا میں علم اور عقل کی فراوانی اور ارزانی ہے لیکن شریعت کا کہیں نام و نشان نہیں، آپ دنیا کے دونوں ترقی یافتہ کیمپوں روس اور امریکہ کو سامنے رکھیے۔ بالکل صاف محسوس ہوگا کہ علم و عقل کے میدان میں ان دونوں ملکوں نے جو ترقی کی ہے اس کو شریعت اور دین کی رہنمائی حاصل نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ترقیوں کے باوجود بھی یہ سخت اندھیرے اور انتہائی تاریکی میں ہیں، قلب کا اطمینان اور امن و سلامتی مفقود ہی نہیں بلکہ عنقا ہے۔ ہر وقت لڑائی کے خطرات ان کے سامنے ہیں اور عالمی جنگ کے بادل ان کے سروں پر منڈلا رہے ہیں۔

انسان اجتماعی اور انفرادی دونوں حیثیتوں سے عقل اور شریعت کا بیک وقت محتاج ہے موجودہ دنیا کا بگاڑ اور معاشرہ کی خرابی کا سبب صرف یہی ہے کہ عقل موجود ہے لیکن شریعت مفقود، عقل کی روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی ہے لیکن شریعت کی رہنمائی سے محروم ہیں۔

دوسروں کے مال میں طمع نہ رکھیں

از: محمد شفیع عمرالدین، امیرپور رفاھی

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے اور مختصر فرمائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کہ جب تو نماز پڑھے تو اس طرح نماز پڑھ جو اللہ کے سوا سب کو چھوڑ دینے والا ہے۔ کوئی ایسی بات زبان سے نہ نکال جس پر تجھے کل (قیامت کے دن) عذر خواہی کرنی پڑے اور جو چیز لوگوں کے ہاتھ میں ہے اس سے ناامید ہونے کا پکا قصد کر لے۔ (مشکوٰۃ، باب الرقاق)

ایک زاہد کا واقعہ

دوسروں کے مال سے ناامید ہونے والے ایک زاہد کا واقعہ حضرت ابو حامد بن احمد خضرویہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ ایک مالدار ان کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب وہ رمضان کا روزہ روٹی اور نمک سے افطار کر رہے تھے۔ جب وہ مالدار اپنے گھر گیا تو اس نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک ہزار دینار کا ہدیہ اس زاہد کو بھیجا۔ انہوں نے یہ اتنی بڑی رقم لینے سے انکار کیا۔ اور خادم کو کہا کہ یہ رقم اپنے آقا کو واپس دے دیں اور اسے کہیں کہ:

جو شخص تم پر اپنا راز ظاہر کرتا ہے اس کی یہی سزا ہے۔ یعنی میری مسکینی تجھ پر ظاہر ہو گئی تو تو دنیا کا سامان بھیج کر مجھے غفلت میں ڈالنا چاہتا ہے۔

(طبقات الکبریٰ از حضرت عبدالوہاب الشعرانی)

اس واقعہ سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ دوسروں کے مال میں طمع ہرگز نہ رکھنی چاہیے۔ اور اپنی مقدور روزی پر قانع اور شاکر رہنا چاہیے۔

از قناعت ہیچکس بے جاں نہ شد
وز حریص ہیچکس سلطاں نہ شد

یعنی قناعت کرنے سے کوئی شخص بھوکا نہیں مر گیا اور دولت کے حریص سے کوئی بادشاہ نہیں بن گیا۔

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

دوسروں کے مشوروں کے محتاج بننے کے بجائے خود صاحب الرائے اور پختہ ارادہ کرنیوالے بنو۔ بے بلائے کسی کے گھر کھانے کے لیے نہ جاؤ۔ تم کہتے ہو کہ جو ہم سے نیکی کرے گا ہم بھی اس سے نیکی کریں گے اور جو برائی کرے گا ہم بھی اس سے برائی کریں گے، لیکن تمہیں چاہیئے کہ تم اپنے آپ کو اس بات کا عادی بنالو کہ جو تمہارے ساتھ احسان کرے تم بھی اس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم سے بدی کرے، تم اس سے بدی نہ کرو بلکہ اس پر بھی احسان کرو ——— ترمذی، مشکوٰۃ

دو تولے کی زبان

از: شبیر حسین شاہ زاہد گھنکالوی، اسلام آباد

زبان جسم کے ظاہری اعضاء میں سب سے چھوٹا عضو ہے۔ لیکن کارگاہ حیات میں نفع و نقصان کے لحاظ سے سب سے اہم عضو بھی ہے۔ یہ وہ زبان ہے جس کی وجہ سے انسان کو ”حیوان ناطق“ یعنی بولنے والا جانور کہا جاتا ہے۔ کہنے کو تو اس کو دو تولے کی زبان بھی کہتے ہیں۔ لیکن اس کا بہتر استعمال انسان کو عزت کی بلندیوں تک بھی پہنچا سکتا ہے۔ اور اس کا برا استعمال اسے ذلت کے عمیق ترین گڑھے میں بھی گرا سکتا ہے۔ انہی نتائج کے پیش نظر ادباء کے نزدیک ”زبان ہی ہاتھی پر بٹھائے اور زبان ہی سولی پر چڑھائے۔“

اور شعراء کے نزدیک ؎

زباں اس کو نہ سمجھو: ہے اک آفت کا پرکالہ

کی سی اہمیت رکھتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ”زبان اظہار خیالات کا ذریعہ ہے“ مگر گولڈ سمتھ زبان کی اس تعریف کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک یونانی فلسفی کا کہنا ہے کہ ”اگر میں اپنے تمام خیالات زبان کے ذریعے لوگوں پر ظاہر کر دوں۔ تو لوگ مجھے پاگل قرار دے دیں۔ افلاطون کا خیال ہے کہ ”اگر کسی کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ کرنا چاہو۔ تو اسے بلوا کر دیکھو یعنی اس کی زبان کھلواؤ۔ صاف ظاہر ہے کہ زبان کے استعمال میں شستہ، مہین، تعلیق دھیما، محبتانہ، مہربانہ، نستعلیق اور پاکیزہ لہجہ رکھنے والا آدمی سینکڑوں میں ایک شمار ہوگا۔ اور اس کی زبان کا اثر اس کے کردار پر بھی مرتسم ہوگا۔ دوسری طرف ”کھنی پھاڑ کر بولنے والا“ اجڈ گنوار اور اخلاقیات سخن سے بے بہرہ شمار ہوگا۔ گلا پھاڑ کر بولنے والا ”ان انکر الاصوات لصوت الحمیر“ کی قرآنی تادیب کا مستحق ہوگا۔ زبان کے یہ اثرات ان کے کرداروں پر بھی ضرور ہوں گے۔ افلاطون کے نظریہ کی روشنی میں اس طرح اچھے برے انسان میں تمیز کرنا آسان ہوگی۔

زبان کے اثرات دونوں لحاظ سے یکساں ہیں۔ اگر نافع اثرات میں یہ بے مثال ہے۔ تو مضر اثرات میں بھی یہ بے بدل ہے۔ زندگی میں اس کے کثیر استعمال اور اس کے اثرات کا احاطہ ممکن نہیں پھر بھی مشتے از خروارے کے طور پر یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ اگر آپ نیکی اور ثواب کے حصول کے لئے ”افضل الذکر (لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ)“ کا ورد کرنا چاہیں تو زبان حاضر ہے۔ درود شریف پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حقدار بننا منظور ہو تو زبان سے کام لیجئے۔ تلاوت قرآن سے سمع و قلب کو شاد کام کرنا مقصود ہو تو زبان کے اثرات ملاحظہ فرمائیے۔ تبلیغ جیسے فرض کفایہ فریضے سے عہدہ برآ ہونے کے لئے زبان کو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے مقاصد کے لئے استعمال کیجئے۔ نصیحت، رہنمائی تعلیم و تذکیر غرضیکہ نیکی کے پھیلاؤ کے لئے زبان سے بہتر ذریعہ اور کوئی نہیں۔ ایمانیات کے معاملے میں ”قل امنت باللہ“ کے حکم سے زبان کو ثم استقم پر اولیت حاصل ہے۔ اور تو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے مطابق ایمان کی کسوٹی بھی زبان ہے۔ جس میں آپ نے فرمایا ”اگر ظلم یا برائی ہوتا دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو یعنی بزور طاقت، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روکو۔ یہ بھی نہ کر سکو تو کم از کم اسے دل میں برا جانو۔ لیکن یہ ایمان کا سب سے کم درجہ ہے۔ زبان کے استعمال کی اہمیت تو روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ بس آزمائش شرط ہے۔

زبان کے مضر اثرات نافع اثرات سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہوں گے۔ اگر غیبت کرنی چاہو۔ تو زبان حاضر ہے۔ لگائی بجھائی ”یعنی چغلی کھانے“ کی ضرورت محسوس ہو تو بھی زبان سے کام لیں۔ عیب جوئی کو دل چاہے تو زبان حاضر۔ جھوٹ کا ارادہ ہو تو بھی زبان کی مسلسل خدمات حاضر ہیں۔ مذاق، طنز، طعنہ، تضحیک، تشنیع اور الزام تراشی کو طبیعت مچلے۔ تو بھی زبان ہلانے سے دریغ نہ کیجئے۔ کسی کو جلی کٹی سنانی ہوں۔ کسی کی برائی کرنی ہو۔ کسی کے کام میں کیڑے نکالنے ہوں۔ تو زبان سے بہتر ذریعہ اور کوئی نہیں۔ غرضیکہ گناہ کمانے اور برائیوں سے نامہ اعمال سیاہ کرنے میں زبان کے اثرات آپ کی خدمت کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔ آپ آزمائیں تو سہی۔

اگر زبان کے استعمال میں احتیاط کو ملحوظ رکھا جانا ممکن نہ ہو تو خاموشی سب سے بہترین عمل ہے عربی کی ایک مثل ہے۔ جسے حدیث کا درجہ حاصل ہے۔ ”الصمت منجی“ (خاموشی حفاظت ہے) علامہ ابن خلدون کا کہنا ہے کہ ”خاموشی بے ہودہ گفتگو سے بہتر ہے۔ ایک اور ولی اللہ کا ارشاد ہے کہ ”خاموشی بے وقوف کے لئے پردہ اور عقلمند کے لئے بچت ہے۔“ یہ بھی کسی بزرگ کا کہنا ہے کہ ”خاموشی انسان کو لاتعداد آفتوں سے بچاتی ہے۔ جو زبان کے ہلانے سے آپ پر آ سکتی ہیں۔ علامہ اقبال نے تو یہ کہہ کر اپنے آپ کو زبان کے استعمال سے آنے والی مصیبتوں سے بچا لیا ہے کہ ؎

خوش گفتگو ہے ۔ بے زبانی ہے زباں میری۔

زبان کو ضرورت کی جگہ پہ استعمال نہ کرنا اور غیر ضروری جگہ پہ بے سوچے سمجھے استعمال کئے جانا اس کا بدترین استعمال ہے۔ ضرورت کے وقت مقابل کی حیثیت کا لحاظ کئے بغیر کلمۂ حق کے لئے زبان ہلانا بہترین جہاد کا درجہ رکھتا ہے۔ اور بے ضرورت، بے مقصد اور اعلانیہ اپنے مسلمان بھائی کی برائی کرتے چلے جانا درجۂ کفر میں شمار کروا دیتا ہے حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے۔ ”کہ بہترین

عمل زبان کو قابو میں رکھنا ہے۔ ایک اور موقع پر سرکار دو عالمؐ نے ارشاد فرمایا۔ "وہ بدترین انسان وہ ہے کہ جسکی زبان (کی برائی) سے لوگ ڈریں (اور) خوش بخت ہے وہ جو زبان کو قابو میں رکھے۔ انہی ارشادات کو سامنے رکھ کر یہ محاورہ تخلیق کیا گیا۔

پہلے تولو پھر بولو۔

ایسا نہ ہو کہ بول چکنے کے بعد اپنے الفاظ کا وزن کرنے لگو۔ پھر ذلت اور ندامت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے کہا گیا ہے کہ عقلمند بولنے سے پہلے بار بار سوچتا ہے۔ اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہی رہتا ہے۔ مومن کے خصائص میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ "وہ اپنی زبانوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قبرستان کے پاس سے گذرے اور فرمایا کہ۔ یہاں دو ایسے شخص عذاب میں مبتلا ہیں۔ جن میں سے ایک زبان کے استعمال میں احتیاط سے کام نہیں لیا کرتا تھا۔ (چغلخور تھا) اور دوسرا اپنے آپ کو پیشاب کے چھینٹوں (کی ناپاکی) سے نہ بچایا کرتا تھا۔ یعنی زبان کا غلط استعمال اور پیشاب کی ناپاکی یکساں سزا کے مستحق عمل ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ کے کسی مخالف نے آپ کے خلاف بدزبانی کی۔ آپ کی عیب جوئی کی۔ آپ کو پتہ چلا۔ تو آپ نے کچھ کھجوریں اپنے خادم کے ہاتھ اپنے اس مخالف کو بھیجیں۔ وہ شخص فوراً آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بولا۔ میں نے برسر عام آپ کی برائی کی اور آپ کو گالیاں دیں۔ جس کے جواب میں آپ نے مجھے کھجوریں بھیجی ہیں۔ آخر کیوں؟ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔ کہ جب تو نے میری برائی کی۔ تو اللہ نے تیری کچھ نیکیاں لے کر میرے نامۂ اعمال میں ڈال دیں۔ اور میرے کچھ گناہ لے کر تیرے حساب میں شامل کر دیئے۔ پھر فرمایا۔ اب تم ہی بتاؤ کہ اس خوشی پر میں تیرا منہ میٹھا نہ کراؤں تو اور کیا کراؤں۔ یہی مضمون حدیث سے بھی ثابت ہے۔ جو کہ غیر محتاط یعنی زبان کے غلط استعمال کا شاخسانہ ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ بلا مقصد تو ارشاد نہیں فرما دیئے تھے کہ تم مجھے دو چیزوں کی ضمانت دو۔ ایک وہ دانتوں کے درمیان میں ہے۔ یعنی زبان۔ اور دوسری وہ ٹانگوں کے درمیان میں ہے۔ یعنی شرمگاہ۔ اور میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ یہاں یہ بات ظاہر ہو گئی ہے۔ کہ زبان اور شرمگاہ کا غلط استعمال ایک ہی درجہ کے عمل ہیں۔

ایک حدیث مبارکہ ہے کہ:۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده (مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں) اس حدیث مبارکہ سے چند ایک نکات ظاہر ہوتے ہیں اول: زبان کی ایذا کو ہاتھ کی ایذا پر فوقیت حاصل ہے دوم: زبان اور ہاتھ کی ایذا سے دوسروں کو بچانا ایک ایسا عمل ہے۔ جو مسلمان ہونے کی نبوی تصدیق ہے۔ سوم: ہاتھ کی ایذاء کا مرحلہ زبان کی ایذا کے بعد آتا ہے۔ یہی وجوہات ہیں جن کی وجہ سے زبان کی احتیاط کو آدھی مسلمانی قرار دے دیا گیا ہے اور یہی وہ خدشات ہیں۔ جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے زبان کو ہاتھ سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔ اور مثل بھی یہی مشہور ہے "تلوار کا گھاؤ جلدی بھر جاتا ہے۔ مگر زبان کا زخم ساری عمر ہرا رہتا ہے۔ بعض حالتوں میں نسل در نسل یہ زخم چلتا ہے۔

قرآن وحدیث نے بھی مختصراً زبانی برائیوں کی قباحت ظاہر کی ہے۔ سورۃ نساء میں زبان کے اتار چڑھاؤ سے مذمت اور تحقیر کے معنی ظاہر کرنے والے الفاظ کا اظہار کرنا یہودیوں اور مشرکوں کی گستاخانہ عادت کا ذکر کیا گیا ہے۔ سورۃ قلم میں ایک برے آدمی (دشمن رسولؐ) کی برائیاں گنواتے ہوئے کہا گیا ہے کہ۔ جو بہت قسمیں کھاتا ہے۔ طعنہ باز ہے۔ چغلخور بھی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اونچی آواز نکالنے سے بھی منع فرمایا گیا ہے۔ جھوٹ اور لغویت کی ممانعت (الفرقان ۷۲) جھڑکنے کی ممانعت۔ (الضحیٰ۔ ۹ تا ۱۱) بے شرمی کی باتوں کی ممانعت۔ (الانعام ۱۵۱) مذاق کی ممانعت۔ (الحجرات ۱۱) غیبت کی ممانعت۔ (الحجرات ۱۲) کا بھی صریحاً ذکر کیا گیا ہے حدیث پاک میں بھی لاتعداد مقامات پر زبان کی برائیوں سے روکا گیا ہے۔ مثلاً مسلمان کو گالی دینے کی برائی اور جھوٹ بولنے والے پر تین بار لعنت۔ غرضیکہ جگہ جگہ زبان کے محاسن ومعائب ظاہر کیے گئے ہیں۔

زبان ہی وہ عضو ہے۔ جو اس لحاظ سے سارے جسم پر حاوی ہے کہ معاہدات پہلے زبانی پھر تحریر کے طور پر طے ہوتے ہیں۔ نکاح تک میں زبان کے۔ ایجاب وقبول۔ کو فوقیت اور اولیت حاصل ہے۔ بہت سی زبانیں ایک ہی بات کو دہرانا شروع کر دیں تو "زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔ والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ اسلامی قانون سازی میں علماء کی اکثریت کی زبانیں ایک مسئلہ پر متفق ہو جائیں تو اجماع۔ کی اصطلاح وجود میں آتی ہے۔ جو کہ قانون کے درجوں میں سے ایک ہے۔ جمہوری حکومت میں بہت سے لوگوں کی زبانیں کسی ایک رائے پر ہاں ہاں کہتی چلی جائیں۔ تو یہ رائے قانون بن جاتی ہے۔ شہنشاہیت اور آمریت میں ایک کی زبان لاکھوں کروڑوں مطالبوں پر بھاری ہوتی ہے۔ عدالت میں زبانی شہادت مدعی یا مدعی علیہ کو جزا یا سزا کا مستحق بنا دیتی ہے۔ زبان کا ذرا سا غیر محتاط استعمال آدمی کو تلاوت قرآن کے دوران بیسیوں جگہ کافر بنا سکتا ہے۔ آدمی زبان کر کے مکر جائے۔ تو بے زبان۔ بدعہد اور "لا دین لمن لا عهد له۔ کی نبویؐ تادیب کا مستحق ہو جاتا ہے۔ میاں بیوی کے درمیان زبان وبیان کی بے احتیاطی ناروا تکلیف (اظہار وغیرہ کی صورت میں) کا باعث اور بعض اوقات طلاق اور حلالہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ سوچے سمجھے بغیر زبان ہلا دینے کے انہی جسمانی ومعاشرتی نقصانات کا اندازہ کر کے کہا گیا ہے کہ۔ جسم کے سارے اعضاء ایک دن میں کم از کم سو دفعہ زبان سے راست رو رہنے کی درخواست کرتے ہیں۔ اس لئے کہ زبان تو اپنا کام کر کے چپ ہو جائے گی۔ مگر الفاظ کا نتیجہ سارے جسم کو بھگتنا پڑے گا۔

شاہ منصور حلاجؒ نے صرف زبان سے "انا الحق، کہا اور مستوجب قتل ٹھہرا۔ شاہ سرمد شہیدؒ نے بھی زبان کے استعمال میں بے احتیاطی سے کام لیا۔ اور گردن کٹوائی۔ دوسری طرف زبان کا یہ حال ہے کہ پہلے زبان سے شکر گزاری کرو پھر اسے عمل سے ثابت کرو۔ منعم کی طرف سے زیادہ

برکتیں پاؤ گے۔ زبان سے اعترافِ گناہ کرو۔ عمل سے ندامت ظاہر کرو۔ اور آئندہ کے لئے گناہ سے بچنے کا عہد کرو۔ تو بخشش آپ کے دروازے پر دستک دے سکتی ہے۔ انسانی تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ صرف زبان نے بہت سے لوگوں کی تقدیر کا فیصلہ کیا۔ زبان نے ہی بہت سی قوموں اور ممالک کو زیروزبر کر دیا۔ زبان ہی کی وجہ سے روزِ قیامت انسان سے سب سے زیادہ بازپرس ہوگی۔ آج تک انسان کو سب سے زیادہ نقصان زبان ہی نے پہنچایا ہے۔ آپ چرب زبانی سے کام لیں۔ کوئی آپ کا سامنا کرنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ زبان قینچی کی طرح چل رہی ہو۔ تو ہر شخص اپنا دامن بچانے کی کوشش کرتا نظر آتا ہے۔ زبان ہی سے غلطیوں اور گناہوں کے فرضی اور بے معنی عذرات بیان کر کے ”عذرِ گناہ بدتر از گناہ“ کی منزل پر پہنچا جا سکتا ہے۔ نفیس اور نستعلیق زبان کی مٹھاس سے چٹخارے لئے جاتے ہیں۔ یہ زبان ہی کا اثر ہے۔ کہ خطباء اور مقررین کی تقریریں سننے کی خاطر لوگ میلوں پیدل چلتے ہیں۔ دنوں انتظار کرتے ہیں۔ اور گھنٹوں تک ساکت و صامت رہتے ہیں۔ اور یہ بھی ذاتِ شریف زبان ہے۔ جو اگر بے محابا چلنی شروع ہو جائے تو سمع خراشی کا موجب بھی بن جاتی ہے۔

کہتے ہیں کہ ہماری محافل میں سب سے زیادہ گناہ زبان ہی کے زور پر کمائے جاتے ہیں۔ کبھی زبان کو غیبت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ کبھی اس سے کسی کی برائی ہوتی ہے۔ کوئی اسے جھوٹ بولنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ اور کوئی اس سے الزام تراشی کا کام لیتا ہے۔ کسی محفل میں یہ مذاق اڑانے اور تحقیر کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ کسی مجلس میں زبان سے لہو و لعب کی گفتگو کر کے حاضرین کا دل بہلایا جاتا ہے۔ کہیں زبان کو فحاشی و عریانی سے بھرپور گفتگو کر کے لوگوں کے جنسی جذبات ابھارنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لہو و لعب سے بھرپور گفتگو کر کے سامعین کا دل بھی زبان کے زور پر لبھایا جاتا ہے۔ لطیفہ میں جان بھی زبان کے اتار چڑھاؤ سے پڑتی ہے۔ اور چٹکلے میں ہنسی اور مزاح کا عنصر بھی زبان کے لوچ سے پیدا ہوتا ہے۔ غرض کہ یہی زبان جو ”خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم“ میں نیکیاں کمانے۔ تبلیغ و تذکیر کے شغل سے خیر و برکت اور بخشش کے حصول کا سبب بنتی تھی۔ وہاں زبان آج بارِ گناہ کو زیادہ کرنے اور ہمیں جہنم کا ایندھن بنانے کا باعث بن رہی ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ ”اے لوگو، تم باتوں باتوں میں اتنے خسارے میں چلے جاتے ہو کہ تمہیں اس کا احساس تک نہیں ہوتا۔“

درج بالا تمام نقصانات کے علاوہ منافقت میں بھی زبان کا کردار بہت اہم ہے۔ زبان سے کچھ کہو اور دل میں کچھ رکھو یہی منافقت ہے جس کے بارے میں قرآن نے یہ اعلان کر دیا ہے ”ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار“ ایک دوسری جگہ کافروں اور منافقوں کا جہنم میں اکٹھے ہونا۔ بیان کیا گیا ہے۔ یعنی زبان اور دل یا زبان اور عمل کا تضاد بھی انسان بالخصوص مسلمان کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ بلکہ اقبال کا تو فتویٰ ہے۔ ع

زباں سے کہہ بھی دیا لاالٰہ تو کیا حاصل۔
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

المختصر زبان کا اچھا استعمال بہتری کا سبب اور اس کا غلط استعمال نقصان دہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے پہلے دو جبڑوں یعنی دانتوں کی دیواروں سے بند کیا گیا ہے۔ پھر ہونٹوں کی رکاوٹوں سے مقید کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی اس کی سفاکی اور خطرناکی کا یہ حال ہے کہ جو زبان رکھتے ہیں وہ زبان کے شر سے آشنا ہو ہی جاتے ہیں اور جو نہیں رکھتے وہ اس کا شر دیکھ کر اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

جبار کارپیٹس
ڈیلرز
قائد آباد کارپٹ ● مون لائٹ ● بلال کارپٹ ●
یونائیٹڈ کارپٹ ● ڈیکورا کارپٹ ● اولمپیا کارپٹ
مساجد کیلئے خاص رعائت
سہ۔ این آر ایونیو نزد جیدری پوسٹ آفس بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: 6646888 6646655

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے

المرسل: محمد احسان راناگوٹھ

مشہور زمانہ شخصیت حضرت مجدد الف ثانیؒ کے نام سے برصغیر نہیں بلکہ پوری دنیا کا بچہ بچہ واقف ہے ان کا اصل نام شیخ احمد فاروقی سرہندی ہے ان کا شمار ان نفوس قدسیہ میں ہوتا ہے جنہوں نے سرور کائنات فخر موجوداتﷺ کی سنتوں کو اجاگر کیا، ہوائے نفس سے پیدا ہونے والی برائیوں کے خلاف جہاد کیا، احقاق حق اور ابطال باطل کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں، جابر حکومت سے ٹکر لی، اور خلاف دین رسوم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی خاطر شبانہ روز کام کیا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے دور میں مسلمانوں کا تشخص و تحفظ ختم کرنے کی سازش بہت بڑے پیمانے پر ہو رہی تھی۔ وحدت ادیان کا غلغلہ تھا مسلمان مایوس ہو چکے تھے اور ان کی مایوسی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ کسی مجدد دین کی تحریک اور رہنمائی کے بغیر وہ قعر مذلت سے نکلتے دکھائی نہیں دیتے تھے ایسے میں حضرت شیخ احمد سرہندی قدس سرہ العزیز نے مجددانہ اور مجتہدانہ انداز میں قوم کی رہنمائی کی۔ آپ نے شریعت کی راہ پر مضبوطی سے عامل نہ رہنے والے نام نہاد صوفیا کے افعال و اعمال پر سخت گرفت کی۔

جلال الدین اکبر مختلف ادیان کی کھچڑی پکا رہا تھا اور دین الٰہی کے نام سے لوگوں کو گمراہ کرنے کی روش پر عامل تھا۔ حضرت مجددؒ نے بادشاہ اور اس کے مصاحبوں کے ملحدانہ افکار کی طرف اہل دین کو متوجہ کیا۔

وحدت ادیان کی اس تحریک کے نتائج یہ نکلے کہ دینی عصبیت کم ہونے کے باعث مسلمان اپنی انفرادیت کھو بیٹھے اور متحدہ قومیت کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانیؒ ایک مکتوب میں لکھتے ہیں

"اکبری دور میں قوانین کفر اس حد تک غالب تھے کہ مسلمان اسلامی ضوابط کے اظہار سے عاجز تھے اور اگر ظاہر کرتے تو قتل کر دیئے جاتے تھے۔"

چنانچہ حضرت مجدد الف ثانیؒ تمام مسلمانوں کی طرف سے ایک فریضے کو ادا کرتے ہوئے اسلام کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ و رائج کرنے کی تبلیغ و تلقین کرتے ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کی حالت زار پر ایک مجدد کی حیثیت سے آپ کو سخت تشویش تھی فرماتے تھے۔ "کفر والے صرف اس پر راضی نہیں ہیں کہ اسلامی حکومت میں ان کے ضوابط کفریہ کھلم کھلا نافذ ہو جائیں بلکہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ اسلامی قوانین و احکام سرے سے مٹا دیئے جائیں اور یہیں اس حد تک ناپید کر دیا جائے کہ اسلام اور مسلمان کا نام و نشان باقی نہ رہے۔"

جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ذریعہ دین اسلام کی حقانیت بکھیرنے کے لئے مسلمانان عالم کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ کے طور پر ظاہر فرمایا ہے کہ یہ ایک ایسا وقت تھا کہ جس میں ہر لحاظ سے اور ہر انداز سے مسلمانوں کی انفرادیت کو ختم کرنے کی سازش کی جا رہی تھی۔ بھگتی اور دین الٰہی کی تحریکیں عروج پر تھیں۔ اور مسلمان اور غیر مسلم کو ایک ہی قوم ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا تھا حضرت مجدد الف ثانیؒ نے مسلمانوں کو غیر مسلموں میں جذب کرنے کی سازش کا بھرپور مقابلہ کیا اور ہندوؤں اور مسلمانوں میں مشابہت پیدا کرنے والی باتوں سے منع فرمایا۔

اس وقت ایک تو ہندو تشدد اور طاقت کے بل پر اسلام کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے۔ دوسری طرف اعتدال پسند حضرات کی سعی سے اخلاقی اور معاشرتی لحاظ سے مسلمانوں کو کمزور کیا جا رہا تھا اصل میں جہاں نیکی اور بدی متصادم ہوں خیر و شر میں ٹکراؤ ہو وہاں اعتدال کی راہ اختیار کرنے کا مشورہ دینے والے اپنے ذاتی محدود گروہی اور حزبی مفادات کے حصول کے لئے کوشاں ہوتے ہیں۔

ان دنوں اعتدال کے نام پر دین اسلام کو سبوتاژ کرنے والوں نے عامۃ المسلمین کو کفر کی رسموں میں

باقی صفحہ ۲۵ پر

ARFI JEWELLERS
عارفی جیولرز
FOR CREATION OF ATTRACTIVE
JEWELLERY PH 6645236
ممتاز زیورات ــ منفرد ڈیزائن
A Perfect Setting for a perfect Woman
Where trust is a Tradition.
ARFI JEWELLERS
34.MUHAMMADI SHOPING CENTRE
BLOCK G HAIDRY NORTH NAZIMABAD KARACHI PAKISTAN

شب برأت

رحمتوں، برکتوں اور بخشش کی رات

اس رات میں اللہ تعالیٰ بے شمار لوگوں کی مغفرت کرتے ہیں

تحریر ـــ محمد آصف، لاہور

ایک دفعہ صحابہ کرامؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یارسول اللہ سابقہ امتوں کی عمریں آپ کی امت سے کئی گنا زیادہ تھیں، لہذا اسی تناسب سے ان کے اعمال بھی زیادہ ہونگے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے میرے صحابہؓ اگرچہ سابقہ امتوں کی عمریں میری امت سے کئی گناہ ہیں لیکن اللہ کریم نے تمہیں چند راتیں ایسی عطا کی ہیں کہ جن کی عبادت سابقہ امتوں کے اعمال صالحہ سے کئی گنا زیادہ موجب اجر و ثواب ہوگی۔

شب برأت بھی انہی مخصوص راتوں میں سے ایک ہے کہ اس رات میں رب ذوالجلال کے حضور اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے اور معافی مانگنے والا اللہ رب العزت کی خاص مغفرت و رحمت کا حقدار بن جاتا ہے چونکہ بندہ جب اللہ کے حضور سجدہ ریز ہوکر اپنی عبدیت کا عملی مظاہرہ کرتا ہے تو اللہ اپنی خاص صفت مغفرت اور عفو و درگزر سے اسے نامراد نہیں رکھتے بلکہ اپنی بے پایاں رحمت و مغفرت سے اسے معافی کا پروانہ عطا کرتے ہیں۔ کیونکہ جو بندہ اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں پر ندامت کرتے ہوئے معافی مانگتا ہے۔ حاجات مانگتا ہے تو اسے اپنے اللہ پر کامل یقین ہوتا ہے کہ اس ذات کے سوا میری پکاریں اور حاجتیں سننے والا اور پوری کرنے والا کوئی نہیں۔ اسی لئے تو اس کے در پر اپنی جبیں رکھ کر اپنی ذلت و پستی اور اپنے اللہ کی عظمت و رفعت کا اقرار کرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کے یقین و ایمان کی بدولت اس کی حاجتیں اور مرادیں پوری کرتے ہیں۔ حاجت کے پورا ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ جو کچھ بندہ اللہ سے مانگتا ہے وہی اسے مل جائے بلکہ اللہ تعالیٰ غیب دان ہونے کے سبب وہ چیز اس کے لئے مناسب ہو تو عطا کر دیتے ہیں ورنہ اس کے بدلے میں کوئی اور نعمت عطا کرتے ہیں اور یا اس کے بدلے میں کسی آنیوالی مصیبت اور آفت کو اس پر سے ٹال دیتے ہیں اگر دنیا میں ان میں سے کچھ عطا نہ کریں تو وہ دعا اور حاجت آخرت میں ذخیرہ اور کئی گنا ثواب کی حامل ہو جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ایسی ذخیرہ شدہ دعاؤں کے اجر و ثواب کو پاکر بندہ حسرت سے کہے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی اور آج اتنا کثیر اجر مجھے مل جاتا۔

اس رات کے بارے میں حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شب کو جاگو۔ نماز میں مصروف ہو جاؤ۔ دن کو روزہ رکھو اور اس رات میں غروب آفتاب سے صبح صادق تک اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہوتے ہیں اور اعلان عام فرماتے ہیں کہ ہے کوئی چاہنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف کر دوں۔ کوئی ہے رزق کا طلب گار؟ کہ میں اس کو رزق عطا کروں اور کوئی ہے حاجت مند کہ میں اس کی حاجت پوری کروں۔

حضرت معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر خاص رحمت فرماتے ہیں اور شرک اور کینہ پرور کے علاوہ سب کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم نے فرمایا کہ شعبان کی اس رات یعنی پندرہویں شب کے درمیانی حصہ میں اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر جلوہ افروز ہو کر ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں لیکن شرک کرنے، کینہ رکھنے والے، قطع رحمی کرنے والے اور زانی کو معاف نہیں کرتے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ اس شب کے نصف حصہ میں آپ کو میں نے اپنے حجرہ مبارکہ سے غائب پایا۔ میں آپکو ڈھونڈنے نکلی تو آپؐ کو جنت البقیع میں پایا، اور آپ نے فرمایا اے عائشہؓ اس رات میں اللہ تعالیٰ بنی کلب کے بھیڑ بکریوں کے جسموں پر جتنے بال ہوتے ہیں اتنے لوگوں کی مغفرت کرتے ہیں (اس نسبت کے بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس دور میں اس قبیلے کے پاس بے شمار بھیڑ بکریاں تھیں تو یوں ان کے بال ان گنت بے حد و حساب اور بے شمار ہوئے۔ اس رات میں فرشتوں کو اللہ کریم کی طرف سے سال بھر کا نظام انسانی دیا جاتا ہے

غور طلب: مسلمانوں کو اس رات میں اللہ تعالیٰ کے اعلان عام پر لبیک کہتے ہوئے اس کے حضور حاضر ہو کر اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے انتہائی عاجزی و انکساری سے معافی مانگنی چاہئیے اور اس کی رحمت کے بحر کرم کی موجوں سے اٹھنے والے تلاطم میں اپنے گناہوں کو بہا دینا چاہئیے۔ خدا تعالیٰ کی بے پناہ شفقت اور رحمت ہے کہ اپنے بندوں کو بلا بلا کر نوازتے ہیں اور کتنے بد قسمت ہیں وہ لوگ جو پھر بھی خواب غفلت میں پڑے رحیم و کریم خدا کے جوش رحمت سے اپنی جھولیاں نہیں بھرتے۔

اس شب میں قبرستان جاکر اہل قبور کے لئے دعائے مغفرت کرنا مستحب ہے لیکن اس کے برعکس آتش بازی اور چراغاں کرنا اور خوب شکم سیری سے سو جانا بدقسمتی کی علامت ہے۔ یہ سب لغو اور فضول

ہے اور رحمت خداوندی سے دوری اور ناراضگی
جہاں اس رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت باعث
اجر و ثواب ہے اور اللہ کی رحمتوں کو سمیٹنے کا موجب ہے
اس خلاف شرع حرکات اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی
والے افعال اسی نسبت سے زیادہ باعثِ عذاب ہیں
معلوم اس شب کے بعد آئندہ نصیب ہو نہ ہو اور پھر
رب کائنات کی طرف سے صدا لگتی ہے تو وہ بندے کتنے
مقبولین بارگاہِ الٰہی ہیں جو اسی کی توفیق سے اپنی نیند
اور آرام کو قربان کر کے اس کے حضور میں قیام رکوع،
سجدہ، تلاوت، اور ذکر و عبادت میں مشغول ہو جاتے ہیں
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت رات میں شب بیدار
اور عبادت کی توفیق دے کر اپنی شان کریمانہ کے
مطابق رحمتیں برکتیں اور بخششیں عطا فرمائے۔ آمین۔

حوض کوثر

از ڈاکٹر محمد اقبال ننکانوی

حق تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ کو حوض کوثر کے ساتھ خصوصی
فضیلت بخشی حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا۔
میرے حوض کی درازی ایک ماہ کی مسافت ہے اور اتنی
ہی اس کی چوڑائی ہے اور اس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں ہے
اور وہ موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اور دودھ سے زیادہ سفید
ہے اور ایک روایت میں ہے کہ چاندی سے زیادہ سفید ہے
اور بعض روایتوں میں برف سے زیادہ سفید آیا ہے اس کی خوشبو
مشک اذفر سے زیادہ تیز ہے اور اس کے پیالے آسمان کے تاروں
کی مانند ہیں اور گرد و گرد موتیوں کے قبے ہیں اور مسافت حوض کی
تحدید میں احادیث میں متعدد جگہ ذکر پایا جاتا ہے ہر جماعت نے
اپنے شہروں میں متعارف مسافتوں سے علامتیں بتائی ہیں اور
ظاہر یہ ہے کہ ان سب کی مسافت یکساں ہے یا قریب قریب ہے
اور اگر کہیں فرق نظر بھی آتا ہے تو ان کا مقصود تحدید مسافت کی
طرف اشارہ کرنا ہے اور ایک تخمینہ اور تقریبی اندازہ بتانا مقصود ہے
اور بعض کہتے ہیں کہ قلیل مسافت کے ذکر میں کثیر مسافت کے
ساتھ منافات اور مدافعت نہیں ہے یہ طریقہ از راہِ شارع کریم
کا ہے وہ متعدد مقامات میں ایسی ہی توجیہ کرتے ہیں بعض کہتے
ہیں کہ ابتداء میں حضورؐ نے قلیل مسافت کی خبر دی حتیٰ کہ بعد میں
کثیر مسافت بیان فرمائی اور حق تعالیٰ نے آپ کو بتدریج تھوڑی
تھوڑی وسعت کی تفصیل بیان فرمائی بس اس مسافت پر اعتماد کرنا
چاہیے اور بعض یہ گمان رکھتے ہیں کہ یہ اختلاف بحیثیت اضطراب
رواۃ ہے جو روایت میں ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ واللہ اعلم
حدیث پاک میں ہے کہ حوض کوثر کی چوڑائی اس کے طول کی
مانند ہے اور اس کی گہرائی ستر ہزار فرسخ کی ہے اور حدیث
میں ہے جو بھی اس کا پانی پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا بعض
کہتے ہیں کہ اس کلام کا ظاہری پہلو یہی ہے کہ کوثر میں سے پانی
پینا بار بار اور بعد از حساب پینا ہو گا اسلئے کہ جس کا یہ حال ہو گا کہ وہ
کبھی پیاسا نہ ہو گا اس سے ظاہر ہے کہ اسے آگ کا عذاب نہ
دیا جائے گا اس لئے کہ تشنگی اور حرارت و حرقت دخول نار
کے ساتھ لازم ہے اور یہ احتمال بھی ہے کہ اس پر انتہائی عذاب
کیا جائے کہ لئے پیاس نہ لگے۔

نعت رسول مقبولؐ

جس کو بھی ہو گیا یہاں عرفانِ مصطفیٰؐ
اس کو ملے گا سایۂ دامانِ مصطفیٰؐ

گھر سے نکل کھڑے ہوئے یارانِ مصطفیٰؐ
پھیلا دیا جہان میں فرمانِ مصطفیٰؐ

توحید کا سبق دیا سارے جہان کو
سایہ فگن ہے دہر پہ احسانِ مصطفیٰؐ

برحق ہے بات وہ کہ جو کہہ دی رسولؐ نے
قرآن ہے خدا کا یہ اعلانِ مصطفیٰؐ

دونوں جہاں میں رفعت و عظمت ملی اسے
جو بھی ہوا مدینے میں مہمانِ مصطفیٰؐ

حسرت یہی ہے دل کی مدینے میں ہو گزر
آنکھوں سے دیکھ لوں میں گلستانِ مصطفیٰؐ

ہر دم مری دعا ہے یہ ربِ کریم سے
دل ہو ضیاء کا اور ہو فیضانِ مصطفیٰؐ

حافظ ضیاء حسین پوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سفرِ وسیلۂ ظفر معراج

حضرت خیر البشرؐ

نتیجۂ فکر محمد اذکار الحق صدیقی اختر شادمانی، اٹک

معراج نبویؐ پر تاخیر سے موصول ہونے کے باوجود یہ نظم شائع کی جارہی ہے ۔ ادارہ

معراج فقط یہ ہی تری نوعِ بشر ہے
ہو متبع اس ذات کی جو خیرِ بشرؐ ہے

سب نظریے باطل ہیں اک اسلام ہے برحق
انساں کیلئے بس یہی معراجِ نظر ہے

پائے گی سکوں قدموں میں انؐ کے دکھی دُنیا
دارین میں ایسا نہ کہیں اور مقر ہے

سن چھے نبویؐ ہیں تھا رجب کا وہ مہینہ
چھبیس تھے دن گزرے ہمیں یہ بھی خبر ہے

تھا اُمّ ہانیؓ کا وہ مشکوۓ مُعلّٰے
جبریلؑ امیں آئے جہاں یہ وہی گھر ہے

لے آئے بُراق اور کیا عرض کہ "حضرت!
ہو جائیں سوار اس پہ کہ یہ بہرِ سفر ہے

مشتاقِ ملاقات ہے اللہ تعالےٰ
بے چین سدا بیتاب بہت قلب و جگر ہے

شہ رگ سے بھی اقرب جو یقیناً ہے ہماری
بے چین وہ محبوبؐ کی فرقت میں مگر ہے

وہ لامکاں بلواتا ہے اب عرش پہ چلیئے
ہے آپؐ کو آسان، گو مشکل یہ سفر ہے

فرمایا دِل و جان سے منظور ہے مولا ۔ !
فرمان پہ تیرے نہ اگر ہے نہ مگر ہے

مکّے سے بُراق اُڑ کے گیا مسجدِ اقصٰی
پھر پہنچا جہاں منتہیٰ سدرہ کا شجر ہے

جبریلؑ نے خدمت میں ادب سے یہ کیا عرض
اِس خادمِ مخلص کی یہی حدِ نظر ہے

اِک بال بھی گر آگے بڑھوں اس سے تو حضرت!
جل جائے مرے جسم کا ہر ایک جو پر ہے

فی الفور ہی رفرف وہاں اللہ نے بھیجا
تیز اس سے سواری نہ ادھر ہے، نہ اُدھر ہے

اِک چشم زدن میں وہؐ گئے عرشِ بریں پر
پل بھر میں ہوا ختم، جو صدیوں کا سفر ہے

محبوبؐ و محبؐ میں نہ رہا فاصلہ باقی
باتیں ہوئیں کیا ان کی بھلا کس کو خبر ہے

بندےؐ سے کہا اپنے جو تھا کہنا ضروری
رُخ اپنا بھی دِکھلایا کہ وہؐ اہلِ نظر ہے

مقصود دکھانا برأ العین تھا سب کچھ!
بس طول طویل اس لیے یہ سارا سفر ہے

جب عرش سے گھر پہنچے، سماں آ کے یہ دیکھا
بستر بھی ہے گرم اور ہلی زنجیری در ہے

کیسے گئے؟ کیوں کر گئے؟ آپؐ عرشِ بریں پر
آتا جو سمجھ میں نہیں، یہ ایسا سفر ہے

رفتار ہے کیا روشنی کی جانتے ہیں ہم
اس نور کی کیا جانیئے رفتارِ سفر ہے

معراج سے مومن کیلئے لائے جو تحفہ!
دراصل یہی تحفہ تو معراجِ بشر ہے

پائندہ و تابندہ تیری راہ گزر ہے
"یہ کاہ کشاں ہے کہ تری گردِ سفر ہے"

اعمال کے باعث میں نہیں قابلِ جنّت!
پر تیریؐ شفاعت پہ لگی میری نظر ہے

ہوں گرچہ بُرا، پر ہوں غلام آپؐ کا آقا
"الطالح لی" آپؐ کی مشہور خبر ہے

جنّت میں وہ جائے گا جو ہے قائلِ معراج
معراج کے منکر کا ٹھکانہ تو سقر ہے

ایمان وہی لائے گا معراج پہ فوراً!
صدیقؓ سی اللہ نے دی جس کو نظر ہے

اختر کا یہ ایماں ہے گئے عرش پہ حضرت!
صدیقؓ کا جو ادنیٰ تریں ایک بشر ہے

داستان ازلبہ

اسپین کی تاریخ کا ایک منفرد واقعہ

جس نے عیسائی دنیا میں ہلچل مچا دی

ردّ عیسائیت پر جدید انداز میں ایک دلچسپ سلسلہ

از: محمد سعید خان دہلوی

قسط: ۷

پطرس: "مثلاً ہماری انجیل کی وہ غلط بیانیاں کیا ہیں؟"

عمر لحمی: مثلاً متی کی انجیل ۱۲/۴۶ تا ۵۰ میں حضرت مریم کو کافر لکھا ہے۔ مگر قرآن ان کو "صدیقہ" کے لقب سے یاد کرتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کافرہ نہ تھیں بلکہ مومنہ اور صالحہ تھیں۔ اسی طرح انجیل متی ۱۲/۴۶ تا ۵۰ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ وہ سخت گستاخ اور اپنی ماں کی بے ادبی کرنے والے تھے۔ حالانکہ توریت میں ماں کی تعظیم و تکریم کا سخت حکم ہے۔ مگر قرآن کریم اس کی تردید کرتا ہوا کہتا ہے کہ وَبَرًّا بِوَالِدَتِیْ یعنی حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کا تابعدار ہوں اور مجھے ان کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یا مثلاً انجیل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح ملعون تھے اور اسی لعنت کی وجہ سے وہ صلیب پر چڑھا دیے گئے مگر قرآن نے روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور وَجِیْهًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ (یعنی دین اور دنیا دونوں میں صاحب عزت) قرار دیا ہے۔ (مسیح کے ملعون ہونے کے ثبوت میں دیکھو کتاب گلیتون ۳/۱۳)

ایک آواز: "آپ غلط کہتے ہیں۔ انجیل میں تو ان کو خدا لکھا ہے۔"

عمر لحمی: "بے شک لکھا ہے اور اسی پر تعجب بھی ہے کہ آپ کے نزدیک خدا بھی ملعون ہو سکتا ہے۔ گویا آپ نے مسیح کو خدا مان کر ان پر لعنت بھیجی اور ذرا خیال نہ کیا کہ خدا تعالیٰ جو تمام خوبیوں کا مرکز اور تمام کمالات کا سرچشمہ ہے وہ کس طرح لعنت کا مستحق ہو سکتا ہے حقیقی لعنت کا مستحق تو شیطان ہے نہ کہ خدا۔ لیکن اسلام نے حضرت مسیح کو خدا نہیں بلکہ انسان مانا۔ مگر ساتھ ہی ان کو گناہوں سے پاک اور معصوم بھی فرمایا۔ اب آپ ہی فرمایئے کہ ملعون خدا بہتر ہے یا معصوم اور پاک انسان؟

پطرس: "بحث تو اس پر ہے کہ آپ اناجیل کو کیوں نہیں مانتے۔ آپ نے لعنت کی بحث چھیڑ دی۔ اگر آپ کے پاس کوئی اصل انجیل ہے جس کی قرآن نے تصدیق کی ہے تو اس کو ہمارے سامنے پیش کیجئے۔"

عمر لحمی: "آپ کو ہم سے مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں اول پہلے آپ اپنی اناجیل کو موضوع جعلی اور بناوٹی تسلیم کیجئے۔ اس کے بعد اصل انجیل کا مطالبہ کیجئے۔ میں نے ثابت کر دیا ہے کہ قرآن حکیم موجودہ اناجیل کا مصدق نہیں بلکہ مکذب ہے اور اس نے ان تمام غلطیوں کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ جو موجودہ اناجیل میں موجود ہیں۔ بھلا بتایئے وہ اناجیل بھی قرآنی اناجیل ہو سکتی ہیں۔ جس میں مسیح کو خدا بتایا گیا ہو۔ اور ان کو سولی پر چڑھا کر مار بھی دیا گیا ہو؟ قرآن کہتا ہے۔ مسیح نے فرمایا اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ میں اللہ کا بندہ ہوں مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ۔ مسیح نہ قتل کیے گئے اور نہ سولی پر چڑھائے گئے۔ تو قرآن نے آپ کی انجیلوں کی تصدیق کی یا تکذیب؟"

پطرس: "کیا قرآن میں خداوند مسیح کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ نہیں کہا؟ کیا یہ اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ انسانیت سے بالاتر تھے؟"

جماعتی رفقاء کارکنان ختم نبوت کیلئے ضروری اعلان

ہر سال جماعتی اخراجات معمولیات کے باعث سالانہ ردّ قادیانیت کورس جو ۱۵ شعبان سے ۳۰ شعبان تک دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوتا ہے۔

اس سال منعقد نہ ہوگا۔ اللہ رب العزت خیر فرمائیں آئندہ سال سے ضرور ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

ناظم دفتر مرکزیہ ختم نبوت، ملتان

عمر لطمی: "بے شک لکھا ہے کہ مسیح کلمۃ اللہ تھے مگر قرآن کہتا ہے کہ اللہ کے کلمے بے شمار ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور درخت قلمیں تب بھی اللہ کے کلمے نہیں لکھے جا سکتے کیونکہ وہ بے شمار ہیں۔ پس حضرت مسیح بھی خدا کے بے شمار کلمات میں سے ایک کلمہ ہیں۔ رہا مسیح اللہ کا روح اللہ ہونا سو اس سے بھی یہ لازم نہیں آتا کہ وہ انسانیت سے بالاتر یعنی خدا تھے۔ کیونکہ حضرت آدمؑ کے متعلق بھی یہی الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں جیسا کہ فرمایا فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔ جب میں نے آدم کو پورا بنا لیا تو پھر اس میں اپنی روح پھونکی پس حضرت مسیحؑ بھی آدمؑ ہی کی طرح ہیں۔ اگر وہ خدا ہیں تو آدمؑ اور ان کی تمام ذریت بھی خدا ہے۔"

پطرس: "اگر قرآن میں آدمؑ کو بھی روح اللہ کہا ہے تو یہ قرآن کی غلط بیانی ہے۔ خداوند یسوع کے سوا کوئی روح اللہ نہیں ہے۔"

عمر لطمی: "آپ کے نزدیک تو سارا ہی قرآن غلط ہے چونکہ آپ نے قرآن حکیم سے ہی بتایا کہ مسیح خدا نہیں۔ اگر روح اللہ ہونے سے وہ خدا ہو سکتے ہیں۔ تو حضرت آدمؑ بھی خدا ٹھہرتے ہیں۔ اگر آپ کے نزدیک یہ قرآن کی غلطی ہے۔ تو آپ قرآن کو پیش ہی کیوں کرتے ہیں؟"

اذبلا: "مگر آپ محمد صاحب کو خدا کیوں مانتے ہیں؟ حالانکہ اُنھوں نے دُنیا میں خونریزی کی بنیاد ڈالی اور کافروں کو قتل کرنے کا حکم دیا۔"

عمر لطمی: "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ! میں اس عقیدہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! ہم اپنے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صرف انسان مانتے ہیں۔ مگر تمام انبیاء کے سردار اور تمام نیکوں کے سرتاج ہیں۔ ہمارے عقیدے کا خلاصہ یہ ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ یعنی اللہ ایک ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں جو شخص آنحضرتؐ کو خدا مانے وہ کافر اور اسلام سے خارج ہے۔ رہا یہ کہ حضورؐ نے دنیا میں خونریزی کی بنیاد ڈالی سو یہ بالکل غلط ہے۔ البتہ حضورؐ نے کفار سے جہاد ضرور کیا۔ اور اس لیے کیا کہ کفار آپ کو اور آپ کے لائے ہوئے مذہب کو نیست و نابود کرنا چاہتے تھے اور جو لوگ ایسے نہیں تھے ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا قرآن کہتا ہے کہ اللہ کے راستے میں صرف ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔"

(پادریوں نے ایک مدت تک یورپ کو اسلام کی نسبت غلط فہمی میں مبتلا رکھا ہے اور اس پر طرح طرح کے الزامات لگائے ہیں۔ یہی پادری مسلمانوں کو یہ کہہ کر بدنام کیا کرتے تھے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا مانتے ہیں۔ اذبلا کا مندرجہ بالا سوال اسی غلط فہمی کا نتیجہ تھا)

میکائیل: "آپ بار بار کہتے ہیں کہ ہماری انجیلیں اصلی نہیں ہیں۔ حالانکہ ان کو ان حواریوں نے روح القدس کی تائید سے لکھا جن کی قرآن بھی تعریف کرتا ہے۔ اور اُن کو مومن قرار دیتا ہے۔ پھر انجیلوں کی صداقت پر تمام دنیا کے عیسائی گواہی دیتے آئے ہیں۔"

عمر لطمی: "سوال تو یہی ہے کہ جن حواریوں کی طرف یہ انجیلیں منسوب ہیں۔ انہی نے ان کو مرتب کیا ہے یا بعض مشرکین نے از خود لکھ کر ان کی طرف منسوب کر دیا ہے۔ اور خود عیسائیوں کا بھی اتفاق نہیں ہے کہ حواریوں نے ہی ان انجیلوں کو مرتب کیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ خواہ حواری مرتب کریں۔ یا کوئی رسول مرتب کرے

باقی ص ۲۵ پر

بچوں کا کالم

تعارف

واہ رے بانکی چال تیرے کیا کہنے

تحریر: اشتیاق احمد

قسط نمبر: ۱۰

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا قادیانی میں جو فرق تھا۔ اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے۔
مرزا کا باپ تھا۔

۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں باتیں کیں۔
مرزا سے ایسی کوئی بات ثابت نہیں۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صرف وہ چیزیں کھائیں جو آپ پر نہ پکائی گئیں تھیں۔ یا لوبیا کھایا۔
مرزا نے خوب بھنے مرغ کھائے۔ انڈے بھی اڑائے۔

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے۔
مرزا زندوں کو مارنے کی فکر میں رہتا تھا۔ چنانچہ بہت سے لوگوں کے مرنے کی دعائیں کیں اور پیش گوئیاں بھی کیں۔

۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے نزدیک آسمان سے اتریں گے۔
مرزا کو یہ بات کہاں نصیب ہوئی۔

۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قد و قامت درمیانہ تھا
مرزا کا قد و قامت اس کے خلاف تھا۔

۷۔ جب آپؑ آسمان سے اتریں گے تو دو زرد چادریں لیے ہوئے ہوں گے، سر پر ٹوپی ہوگی، زرہ پہنے ہوئے ہوں گے اور دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے۔
مرزا تو آسمان سے اترا ہی نہیں۔

۸۔ آپؑ کے ہاتھ میں ایک حربہ (نیزہ) ہوگا جس سے آپؑ دجال کو قتل کریں گے اور حربے پر لگا ہوا خون لوگوں کو دکھائیں گے۔
مرزا تو خود دجال تھا۔ کسی دجال کو قتل کیا کرتا۔

(تعارف جاری ہے)

قادیانی مذہب کے پانچ ارکان

- انگریزی اطاعت کی فرضیت
- جہاد حرام
- جھوٹ
- منافقت اور دھوکہ
- قبروں کی تجارت اور چندہ

از قلم محمد حنیف ندیم

ایک قادیانی کے خط کا جواب

یوں تو قادیانی ہمیں بہت خط لکھتے ہیں جس میں گالیوں اور دھمکیوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا اس لئے ایسے خطوط کو ہم کوئی اہمیت نہیں دیتے اور ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتے ہیں بعض خطوط میں اعتراضات ہوتے ہیں کہ آپ نے پرچے میں فلاں بات غلط لکھی ہے۔ جو بات آپ لکھتے ہیں وہ ہماری جماعت پر الزام ہے۔ چونکہ کافر بزدل ہوتا ہے اس لئے اپنا نام و پتہ کسی خط پر بھی لکھا ہوا نہیں ہوتا الا یہ کہ نیچے کوئی فرضی نام لکھ دیا پھر بھی پتہ نہیں لکھتے۔ ابھی چند روز قبل ایک قادیانی نے بغیر نام و پتے کے ایک ہی لفافے میں دو خط لکھے جن کا موضوع ایک ہی ہے۔ آج کی محفل میں انہیں خطوط پر کچھ ہلکا پھلکا تبصرہ کروں گا۔ قادیانی مذکور نے اپنے پہلے خط میں لکھا ہے۔

"جناب مدیر صاحب ہفت روزہ ختم نبوت۔ آپ نے اس دفعہ انگریزی کا ایک مضمون شائع کیا ہے اس میں آپ نے ...... بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ...... پر انگریزوں کا وفادار ہونے کا الزام لگایا ہے اس کی وجہ آپ کی یہ نا سمجھی ہے کہ جماعت احمدیہ بغض کی ہمدرد اور بغض کی مخالف ہے اصل بات ہے کہ خدا کی جماعتیں ساری دنیا کی خیر خواہ ہوتی ہیں کسی شخص یا کسی قوم یا کسی حکومت سے ذاتی بغض نہیں رکھتیں ـــــ دوسری بات آپ کو یہ سمجھانے والی ہے کہ خدا کے پیارے کسی کی ذرہ برابر نیکی یا احسان کا بھی دل سے خیر مقدم کرتے ہیں اگر کسی مسلمان نے کلمۂ خیر کہا تو اس کی تعریف کر دی کسی ہندو عیسائی نے اچھے خیال کا اظہار کیا تو اس کی حوصلہ افزائی کر دی کیونکہ مقصد نیکی اور خیر کا احیاء اور بدی اور شر کا انسداد ہوتا ہے۔"

ج: معلوم ایسا ہوتا ہے کہ آپ نے مرزا قادیانی کی کتابیں نہیں پڑھیں ہم مرزا قادیانی کو صرف انگریز کا وفادار ہی نہیں سمجھتے بلکہ ہمارا یقین ہے کہ وہ انگریز کا ایجنٹ تھا جس دور میں اس نے نبوت کا دعویٰ کیا وہ انگریز کا دور تھا اس نے مغلوں کی مسلمان حکومت کو ختم کرکے برصغیر پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا اس لئے دیا ل تحریک آزادی شروع ہو گئی۔ علماء نے جن میں خانوادۂ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پیش پیش ہے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا۔ جس سے انگریزی حکومت کا تخت وتاج ڈولنے لگا۔ اس کے بعد عملی جہاد بھی شروع ہو گیا یہ ان کے لئے مزید پریشانی کا باعث بن گیا۔ اس جہاد کو جو انگریز کے خلاف جاری تھا غدر کا نام دیا غدر کا نام دینے والوں میں مرزا قادیانی سمیت تمام ٹوڈیان انگریز پیش پیش تھے وہ ٹوڈی جنہوں نے انگریزوں کے بوٹ پالش کرنے۔ ان کے گھوڑوں کو خرخرے کرنے اور مسلمانوں کا قتل عام کرنے کے لئے انگریزی فوج کا ہر طرح سے ساتھ دیا تھا۔ اس صلہ میں انہیں تعریفی اسناد ہی نہیں دی گئیں بلکہ فی کس ہزار دو ہزار ایکڑ زمینوں کا مالک بھی بنا دیا گیا۔ اس کی تفصیل اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو سے۔ آر گریفن کی کتاب "تاریخ رئیسان پنجاب" کا مطالعہ کیجئے۔ اس کتاب میں مرزا قادیانی اور اس کے خاندان کا تفصیل سے ذکر ہے۔ مسٹر گریفن نے بھی اپنی کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے۔ انگریز حکومت کے لئے مرزا خاندان نے کیا خدمات انجام دیں خود مرزا قادیانی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے:۔

"میں ایسے خاندان سے ہوں جس کی نسبت گورنمنٹ نے ایک مدت دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ وہ خاندان اول درجہ پر سرکار دولت مدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ..... ان تمام تحریرات سے ثابت ہے کہ میرے والد صاحب اور خاندان ابتداء سے سرکاری انگریزی کے بدل و جان ہوا خواہ اور وفادار رہے اور گورنمنٹ عالیہ انگریزی کے معزز افسروں نے مان لیا کہ یہ خاندان کمال درجہ پر خیر خواہ سرکار انگریزی ہے ...... ہمارے پاس تو وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعے سے ہم اس آرام و راحت کا ذکر کر سکیں جو اس گورنمنٹ محسنہ کو جزائے خیر دے اور اس سے نیکی کرے جیسا کہ اس نے ہم سے نیکی کی۔ یہی وجہ ہے کہ میرا باپ اور میرا بھائی اور خود میں بھی روح کے جوش سے اس بات میں مصروف ہیں کہ اس گورنمنٹ کے فوائد اور احسانات کو عام لوگوں پر ظاہر کریں اور اس کی اطاعت کی فرضیت اور اطاعت کی فرضیت کے الفاظ پر غور کریں، کو لوگوں کے دلوں میں جما دیں۔

درخواست بحضور لیفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہٗ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی۔

(مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۸، ص ۸-۹-۱۱ مورخہ ۲۴/ فروری ۱۸۹۸ء)

اپنے خاندان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے مرزا

قادیانی لکھتا ہے:۔

میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد میرزا غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنری میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں...... پھر میرے والد صاحب کی وفات کے بعد میرا بڑا بھائی میرزا غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی گذر پر مفسدوں کا سرکار انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔ (کتاب البریہ اشتہار ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء از مرزا قادیانی)

"میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا پھر ان دونوں کی وفات کے بعد میں ان کے نقش قدم پر چلا اور ان کی سیرتوں کی پیروی کی......... سو میں اس کی مدد کے لئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا....... یہ عہد کیا کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اس کے تالیف نہیں کروں گا جو اس میں احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہ ہو اس کے ان تمام احسانوں کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانوں پر واجب ہے۔

(نور الحق حصہ اول ص ۲۸ از مرزا قادیانی)

انگریزوں نے اپنے دور حکومت میں وہ کونسا ظلم تھا جو نہ ڈھایا ہو ذرا تاریخ اٹھا کر دیکھیں جب جیلوں میں جگہ نہ رہی اور پھانسی کے پھندے ناکافی ہو گئے تو انبالہ سے دہلی تک درختوں پر پھانسی کے پھندے لٹکائے گئے اور ایک ایک وقت میں پانچ پانچ سو علماء اور مجاہدین آزادی کو پھانسیاں دی گئیں۔ ان کی ڈاڑھیاں کٹوائی گئیں، گولیوں سے سینے چھلنی کر کے انہیں شہید کیا گیا۔ خنزیر کی کھالوں میں زندہ بند کر کے سیا گیا اور انہوں نے اس حالت میں جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔ توپوں کے دہانوں سے باندھ کر انہیں داغا گیا جن سے ان کے جسم کے لوتھڑے اڑ اڑ کر دور جا گرے اور کیا یہ تاریخ کا حصہ نہیں ہے کہ برطانیہ سے پادریوں کا ایک جم غفیر آیا اور انہوں نے دکانوں اور گھروں سے قرآن پاک کے نسخے خرید کر دریا برد کرائے یا جلا دیئے۔ ایسا اس لئے کیا گیا کہ یہی قرآن مجید عیسائیت کی ترقی و اشاعت میں زبردست رکاوٹ تھا۔

مرزا قادیانی جس کا یہ دعویٰ تھا کہ:۔

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)

آپ اس کا یہ دعویٰ دیکھیں۔ پھر انگریز حکومت کے ظلم و ستم اور سفاکی و درندگی پر غور کریں اور پھر سوچیں کہ کیا کوئی رسول ایسا آیا ہے جس نے یہ دعوت دی ہو کہ فلاں حکومت کی اطاعت فرض اور اس کا شکر واجب ہے ہمیں تو قرآن پاک نے یہی تعلیم دی ہے کہ:۔

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

بلکہ قرآن پاک نے تو ہمیں یہ تک بتا دیا:۔

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر مطاع بنا کر۔

چنانچہ خود مرزا قادیانی جو ساری عمر انگریز کا مطیع رہا اور انگریز کی اطاعت کی فرضیت پر زور قلم صرف کرتا رہا اس کی زبان سے بھی سچ نکل ہی گیا کہتا ہے:۔

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ کوئی رسول دنیا میں مطیع اور محکوم ہو کر نہیں آتا بلکہ وہ مطاع اور صرف اپنی وحی کا متبع ہوتا ہے۔

(ازالہ اوہام ص ۵۷۶ طبع اول از مرزا قادیانی)

آیئے! مرزا قادیانی کی تحریروں پر نظر ڈالیں کہ اس نے خود کو انگریز کا کس کس انداز میں مطیع اور محکوم ثابت کیا۔ اور جہاد کی حرمت کا فتویٰ دے کر جنگ آزادی کے متوالوں کا قتل عام کرایا:۔

اطاعت اطاعت کی گردان۔

"میں نے برابر سولہ سال سے یہ اپنے پر حق واجب ٹھہرا لیا کہ اپنی قوم کو اس گورنمنٹ کی خیر خواہی کی طرف بلاؤں اور ان کو سچی اطاعت کی طرف ترغیب دوں چنانچہ میں نے اس مقصد کے انجام کے لئے اپنی ہر ایک تالیف میں یہ لکھنا شروع کیا۔ (مثلاً دیکھو براہین احمدیہ، شہادۃ القرآن، سرمہ چشم آریہ، آئینہ کمالات اسلام، حمامۃ البشریٰ، نور الحق وغیرہ) کہ اس گورنمنٹ کے ساتھ کسی طرح مسلمانوں کو جہاد درست نہیں۔

(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹننٹ گورنر پنجاب اور دیگر معزز حکام کے ملاحظہ کے لئے لکھا گیا۔

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو قریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اس اہم کام میں مشغول ہوں کہ تا مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں۔ جو ان کو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں........ اور میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریروں کا بہت ہی اثر ہوا ہے اور لاکھوں انسانوں میں تبدیلی پیدا ہو گئی۔

اور میں نے نہ صرف اسی قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔

(درخواست بحضور نواب لفٹننٹ گورنر بہادر دام اقبالہ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء)

تائید اور حمایت:۔

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت گذرا ہے۔ اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں۔ اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب

کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

(تریاق القلوب صفحہ ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب)

اطاعت فرض :۔

"میں بذات خود سترہ برس سے سرکار انگریزی کی ایک ایسی خدمت میں مشغول ہوں کہ درحقیقت وہ ایک ایسی خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ کی مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ میرے بزرگوں سے زیادہ ہے اور وہ یہ کہ میں نے بیسیوں کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں اس غرض سے تالیف کی ہیں کہ اس گورنمنٹ محسنہ سے ہرگز جہاد درست نہیں بلکہ سچے دل سے اطاعت کرنا ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔

(عریضہ بعالی خدمت گورنمنٹ عالیہ انگریزی منجانب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم صفحہ ۶۵)

مرزائی مذہب کا اہم رکن :۔

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔ سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔ (ارشاد مرزا غلام احمد قادیانی صاحب مندرجہ رسالہ جس کا عنوان ہے "گورنمنٹ کی توجہ کے لائق" صفحہ ۲

(مصنفہ مرزا)

"مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کیے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے۔ اور دل سے اس دولت کا شکر گذار اور دعا گو رہے۔

(ستارہ قیصرہ صفحہ ۳ مصنفہ مرزا غلام قادیانی)

"میں ایسے درویشانہ طرز سے گورنمنٹ انگریزی کی خیر خواہی اور امداد میں مشغول رہا قریباً انیس ۱۹ برس سے ایسی کتابوں کے شائع کرنے میں میں نے اپنا وقت بسر کیا ہے جن میں یہ ذکر ہے مسلمانوں کو سچے دل سے اس گورنمنٹ کی خدمت کرنی چاہیے اور اپنی فرمانبرداری اور وفاداری کو دوسری قوموں سے بڑھ کر دکھلانا چاہیے۔ اور میں نے اسی غرض سے بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل و جان اختیار کریں اور یہ کتابیں بلاد عرب اور بلاد شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں۔

(کشف الغطاء صفحہ ۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

"اب اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقریروں سے ثبوت پیش کیے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں۔ اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے۔ جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔ چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح ہے۔ (ضمیمہ کتاب البریہ صفحہ ۹ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

جان کی قربانی :۔

بے شک ہمارا فرض ہے کہ ہم اس گورنمنٹ محسنہ کے سچے دل سے خیر خواہ ہوں اور ضرورت کے وقت جان بھی نذر کرنے کو تیار ہوں۔ (البلاغ مسمیٰ بہ فریاد درد صفحہ ۳

از مرزا قادیانی)

"میں اٹھارہ برس سے ایسی کتابوں کی تالیف میں مصروف ہوں کہ جو مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی محبت اور اطاعت کی طرف مائل کرے اکثر جاہل مولوی ہماری اس طرز اور رفتار اور ان خیالات سے سخت ناراض ہیں۔ اور اندر ہی اندر جلتے اور دانت پیستے ہیں مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اسلام کی اس اخلاقی تعلیم سے بھی بے خبر ہیں جس میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص انسان کا شکر نہ کرے وہ خدا کا شکر بھی نہیں کرتا۔ یعنی اپنے محسن کا شکر کرنا ایسا فرض ہے۔ جیساکہ خدا کا۔

یہ تو ہمارا عقیدہ ہے۔ مگر افسوس کہ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ اس لمبے سلسلہ اٹھارہ برس کی تالیفات کو جن میں بہت سی پرزور تقریریں اطاعت گورنمنٹ کے بارے میں ہیں۔ کبھی ہماری گورنمنٹ محسنہ نے توجہ سے نہیں دیکھا اور کئی مرتبہ میں نے یاد دلایا مگر اس کا اثر محسوس نہیں ہوا لہٰذا پھر یاد دلاتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں اور اشتہاروں کو توجہ سے دیکھا جائے اور وہ مقامات پڑھے جائیں جن کے نمبر صفحات میں نے ذیل میں لکھ دیئے ہیں ان کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہر ایک شخص اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے کہ جو شخص برابر اٹھارہ برس سے ایسے جوش سے کہ جس سے زیادہ ممکن نہیں گورنمنٹ انگلشیہ کی تائید میں ایسے پرزور مضمون لکھ رہا ہے۔ اور ان مضمونوں کو نہ صرف انگریزی عملداری میں بلکہ دوسرے ممالک میں بھی شائع کر رہا ہے۔ کیا اس کے حق میں یہ گمان ہو سکتا ہے کہ وہ اس گورنمنٹ محسنہ کا خیر خواہ نہیں۔ گورنمنٹ متوجہ ہو کر سوچے کہ یہ مسلسل کارروائی جو مسلمانوں کو اطاعت گورنمنٹ برطانیہ پر آمادہ کرنے کے لئے برابر اٹھارہ برس سے ہو رہی ہے اور غیر ملکوں سے لوگوں کو بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

(درخواست بحضور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر اقبال منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی از قادیان مورخہ ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ ۱۰ مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

"چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ ان دنوں میں بعض جاہل اور شریر لوگ   اکثر ہندوؤں میں سے اور کچھ مسلمانوں میں سے گورنمنٹ کے مقابل پر ایسی ایسی حرکتیں ظاہر کرتے ہیں جن سے بغاوت کی بو آتی ہے۔ بلکہ مجھے شک ہوتا ہے کہ کسی وقت باغیانہ رنگ ان کی طبائع میں پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں جو بفضلہ تعالیٰ کئی لاکھ تک ان کا شمار پہنچ گیا ہے نہایت تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو قریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری

باقی صفحہ ۲۴ پر

نقطہ نظر — بلا تبصرہ

قادیانیوں نے عیسائیت اور اسلام کی عزت خطرے میں ڈال دی ہے

قادیانی یہودیوں کے ایجنٹ ہیں، ان کی ساری کتابیں ضبط کی جائیں! مسلمانوں اور عیسائیوں سے کا جنگ فورم میں اپنی نوعیت کا پہلا مذاکرہ۔

لاہور (جنگ فورم رپورٹ) حکومت وقت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب "براہین احمدیہ" سمیت تمام کتابوں کی فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایسے مطبوعہ مواد کو نذر آتش کرنے کے احکامات جاری کرنے چاہئیں، جس سے حضرت عیسیٰ ؑ کے ماننے والے دو بھائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے۔ باہمی محاذ آرائی سے جنم لینے والے اس گروہ نے مسلمانوں اور مسیحی بھائیوں کو یورپ میں بدنام کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ احمدیوں کی طرف سے شائع ہونے والے مواد میں باقاعدہ طور پر یہودی سازش کے تحت مسیحی اور مسلم برادری کے جذبات مجروح کئے جا رہے ہیں آج حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام اور دین اسلام کی عزت اسی گروہ نے انتہائی خطرہ میں ڈال دی ہے۔ حکومت کو ایسے گروہ کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچانا چاہئے تاکہ جملہ انبیاء کی عظمت بلند سے بلند تر ہو۔ علاوہ ازیں اس گروہ کی طرف سے جذبات شکن مطبوعات پاکستان کے آئین کے بھی منافی ہیں ان خیالات کا اظہار گزشتہ دنوں جنگ فورم میں منعقدہ پروگرام "عظمت عیسیٰ علیہ السلام" میں کیا گیا جس میں خطیب بادشاہی مسجد، مولانا عبدالقادر آزاد، پوپ پال کے سفیر برائے مذہبی امور فادر جیمز چنن، جماعت اہلحدیث کے جنرل سیکرٹری مولانا زبیر احمد ظہیر، بشپ آف لاہور الیگزینڈر جان، ملک مولانا عبدالعلیم قاسمی، مرکز علوم اسلامیہ منصورہ کے مہتمم مولانا فتح محمد، سیمنری سینٹ میری کے پرنسپل، برائے اقلیت بہادر رکن قومی اسمبلی اقلیت جے سالک اور وفاقی کونسل برائے اقلیت کے رکن کنول فیروز نے شرکت کی۔

پروگرام کے دوران میزبانی کے فرائض آصف رابیہ اور ملک اجمل شاد نے انجام دیئے۔ مقررین نے اس موقع پر روزنامہ جنگ کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے کہا کہ ۴۵ سال میں پہلی بار اس ادارے نے مسیحی اور مسلم بھائیوں کو ایک چھت کے نیچے اکٹھا کر دیا ہے۔ جس سے بین الاقوامی یہودی سازش پاش پاش ہو گئی ہے اور دو بھائیوں میں ۴۵ سال بعد صلح کرا دی ہے جس سے احمدی لرز اٹھے ہیں۔ مرکز علوم اسلامیہ منصورہ کے مہتمم مولانا فتح محمد نے کہا کہ ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے تمام انبیاء کرام پر ایمان لانا ہم سب کا فرض ہے اور اس وقت تک کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ سارے انبیاء پر ایمان نہ لائے۔ جب ہم سارے انبیاء کرام کی تاریخ پر غور کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ سب کی ایک ہی دعوت ہے کسی نبی کی دعوت دوسرے نبی سے مختلف نہیں ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کے بارے میں قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: "اللہ کا خوف کرو جس کی نعمتوں سے تمہیں وجود حاصل ہوا جو تمہارا حقیقی مالک ہے، میری اطاعت کرو اور اللہ کی بندگی کرو۔" اسی طرح انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کو اس طرح بیان کیا گیا ہے، "بس تم اس طرح دعا مانگا کرو کہ اے ہمارے باپ تو جو آسمان پر ہے تیرا نام پاک مانا جائے تیری مرضی جس طرح آسمانوں پر پوری ہوتی ہے اسی طرح زمین پر بھی پوری ہو۔" ان باتوں سے پتہ چلتا ہے ہمارے مسیحی بھائیوں اور ہمارے درمیان کتنا بڑا اشتراک ہے جو ہمیں ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے لیکن یہ بھی حقیقت عیاں ہے کہ انبیاء کرام کو ان کے مخالفین کی طرف سے تکالیف اور مصائب پہنچائے گئے۔ حضرت مسیح علیہ السلام پر بھی بہتان لگائے گئے وہ بھی سب کے سامنے ہے۔ دکھ کی بات تو یہ ہے کہ آج اس دور میں ایک چھوٹا سا فرقہ ایسا ہے جس نے مسلمانوں کو بھی دکھ پہنچایا ہے اور حضرت مسیح سے بلند تر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور اپنی تحریروں کی رو سے نبی اکرم سے بھی اپنے آپ کو بلند تر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اور ان کے برابر ثابت کیا ہے اور وہ گروہ قادیانیوں کا گروہ ہے۔ پوپ پال کے سفیر برائے مذہبی امور پاکستان فادر جیمز چنن نے کہا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی مسیحی امت کی طرف سے ادارہ جنگ کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اس قسم کے فورم کا انعقاد کیا جس میں دنیا کے بڑے دو مذاہب کو اکٹھا کیا۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب کو اچھی طرح سے سمجھ کر سازشی ٹولے کے خلاف جہاد کریں گے اس لحاظ سے بھی آج کا یہ فورم قابل ستائش ہے کہ مسیحی یسوع مسیح کی پیدائش کی تقریبات منانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ۲۵ دسمبر کو ہم یسوع مسیح کا یوم ولادت مناتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ خدا کے وعدے کی تکمیل ہے۔

یسوع مسیح کی شان بہت عظیم ہے وہ اپنی پیدائش سے پہلے نبی تھے۔ حضرت مریم کو فرشتے نے پیغام دیا تھا کہ تمہارے بطن سے بچہ پیدا ہوگا جس کا نام یسوع مسیح رکھا جائے گا اور قرآن شریف بھی اس کی شہادت دیتا ہے جب کہ انجیل مقدس میں بھی اس کی شہادت موجود ہے کہ وہ خدا کی طرف سے پیدا ہوئے تھے اور وہ نبی تھے اور وہ دوسروں کے لیے خوشخبری کا پیغام لے کر آئے تھے۔ یسوع مسیح نے بھی اپنی زندگی بہت ہی حلیمی اور غریبی کی زندگی گزاری اور وہ ایک کامل انسان تھے۔

مولانا عبدالعلیم قاسمی

ہمیں تو سب سے پہلے سبق ہی یہ دیا گیا ہے کہ مومن ہوتا ہی وہ ہے کہ جو تمام انبیاء اور ان پر جو کتابیں نازل ہوئی ہیں ان پر ایمان لائے۔ جو شخص رائی برابر بھی کسی پیغمبر کے بارے میں اپنے دماغ کے کسی گوشے میں ہتک یا بے ادبی کا خیال بھی رکھتا ہے وہ بھی مومن نہیں ہے قرآن پاک نے حضرت عیسیٰ کی جو عظمت بیان فرمائی ہے اس کا اندازہ صرف اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم میں ۲۵ مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا جب کہ ۱۱ مرتبہ مسیح کا ذکر فرمایا گیا ہے حضرت عیسیٰ کی عظمت وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی اور وہ

ہے ان کا نبی رسول اور پیغمبر ہونا بھی۔ ہر رسول اور پیغمبر کوئی بھی ایسا نہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہو۔ سب کو اپنے دماغ میں یہ بات یقین سے رکھنی چاہئے کہ پیغمبر انسان ہوتا ہے اور انسان کے جتنے بھی لوازمات ہوتے ہیں وہ بھی اس میں ہوتے ہیں۔ پیغمبر بھی مخلوق ہوتا ہے۔ کوئی بھی ایسا نہیں جو مخلوق نہ ہو خالق صرف اللہ کی ذات ہے۔ پیغمبر کا کام ہے اللہ کی توحید کا بیان کرنا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت عیسیٰؑ کا مقام سمجھنے کے لیے حضرت آدم علیہ السلام کا مقام بھی سمجھنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے آپ کو مسیح کہنے والے دھوکہ باز اور کافر ہیں اور جن لوگوں نے ان کی قبر کشمیر میں بنائی ہے وہ اسلام کے دشمن اور مسیحی اور مسلم برادری کے دشمن اور یہودیوں کے دوست ہیں۔ حکومت کو ایسے طبقے کے خلاف جلد اقدامات کرنا چاہئیں جو مسیحی اور مسلم بھائیوں کے جذبات سے کھیل رہا ہے۔

سینٹ جیمز ہیری کے پرنسپل فادر عنایت برنارڈ نے کہا جنگ نے تاریخ ساز کارنامہ انجام دیا ہے اور احمدی گروہ کے عزائم کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ اس سے پہلے صرف مناظرہ ہوتا رہا ہے جو اتنا حوصلہ افزا ثابت نہ ہوا لیکن ہماری کوشش کو جنگ نے آگے بڑھایا جو ایک تاریخی اقدام ہے۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں عبرانی زبان میں لفظ "یسوع" آیا ہے جو نئے عہد نامے میں مشہور تھا۔ متی کی انجیل کے پہلے باب کی ۲۱ ویں آیت میں نام یسوع آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس سے بیٹا ہوگا اور تم اس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنی امت کو ان کے گناہوں سے بچائے گا لوقا کی انجیل میں اس نام کی تکمیل ہوئی۔

مفتی غلام سرور قادری نے کہا کہ اسلام میں حضرت عیسیٰؑ کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت آدمؑ ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کو "کن" کہہ کر پیدا کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے براہ راست حضرت عیسیٰؑ کی روح کو حضرت مریم کے بطن اقدس میں پھونک دیا گیا اور یہ روح حضرت جبرائیلؑ کے ذریعہ پھونکی گئی۔ اسلام نے حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے بعد حضرت مریم اور حضرت عیسیٰؑ کی برأت پیش کی اور ان کی عظمت پیش کی اور قرآن میں حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریمؑ پر لگائے گئے بہتانوں سے پاک فرمایا۔

بشپ آف لاہور الیگزینڈر جان ملک نے کہا کہ مسیحیوں اور مسلمانوں کے درمیان رشتے اور تعلقات دونوں کے مذاہب میں نئے نہیں ہیں تاریخ گواہ ہے کہ کلیساؤں کا تحفظ مسلم افواج نے کیا۔ لیکن افسوس ہے کہ پادری اور مولوی حضرات نے اپنی دکانداریاں چمکانے کے لیے ان کو اجاگر نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ عظمت عیسیٰ پر مسلمانوں اور مسیحی برادری میں ایک جہتی ہے لیکن ایک ایسے گروہ کی طرف سے مسلسل مسلمانوں اور مسیحی بھائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی کوشش جاری ہے جس سے پوری دنیا میں عیسائیت اور اسلام کے مقاصد کو نقصان پہنچ رہا ہے جو لوگ عظمت عیسیٰؑ کے خلاف ہیں ان کے لیے ہمیں بھی اپنا رویہ بدلنا ہوگا۔ بہت سے مغربی مسیحی علماء سے ہمارے مشرقی مسیحی علماء کرام کا اختلاف ہے لیکن ہم ان کو نہیں چھوڑ سکتے اسی طرح مسلمانوں میں بھی فرقے موجود ہیں لیکن انہیں بھی چاہئے کہ وہ اکٹھے رہیں کیونکہ ان کے علیحدہ رہنے سے دوسرے غیر الہامی مذاہب کو فائدہ پہنچ رہا ہے۔

بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد نے کہا کہ مسیحی اور مسلمان دو نبیوں کو ماننے والے ہیں اگر حضرت مریم مقدس نہ ہوتیں تو قرآن میں سورت نہ ہوتی۔ حضرت مریم جنت میں عورتوں کی سردار ہیں لیکن یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ اور حضرت مریم پر الزامات لگائے اس کے باوجود مسیحی ان کے ساتھ ہیں جس سے دکھ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلمان اتنا جانتے ہیں کہ "سچا مسلمان ہی سچا مسیحی ہوتا ہے"۔

جماعت اہل حدیث کے جنرل سیکرٹری مولانا زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ ہم جس طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتے اسی طرح ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بھی گستاخی برداشت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات یہ ہیں کہ انہوں نے ۶۰ پادریوں کو مسجد میں نماز پڑھنے کی دعوت دی تھی جو ان سے مناظرہ کرنے آئے تھے۔ اسی طرح مسیحی مسلمانوں کی مساجد میں اور مسلمان ان کے عبادت گھروں میں بھی جا سکتے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہماری غفلت کے باعث یہاں ایک ایسے گروہ جسے "احمدی" کہتے ہیں نے توہین عیسیٰؑ کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے جس پر حکومت کو نوٹس لیتے ہوئے ان کے مواد ضبط کرنے چاہئیں اور بین الاقوامی سطح پر ان کی طرف سے مسلمانوں اور مسیحی بھائیوں پر لگائے الزامات کا جواب دینا چاہیئے۔

رکن قومی اسمبلی اقلیت جے سالک نے کہا کہ میں پکا مسلمان ہوں کیونکہ اگر میں مسلمان نہ ہوں گا تو پکا مسیحی بھی نہیں ہو سکتا۔

وفاقی کونسل برائے اقلیت کے رکن کنول فیروز نے کہا کہ انگریز

باقی صفحہ ۲۵ پر

مرزا قادیانی کی گستاخیاں

قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۶)

- حضرت عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح صفحہ ۶۵ حاشیہ)
- عیسیٰ کو گالی دینے بدزبانی کرنے اور جھوٹ بولنے کی عادت تھی اور چور بھی تھے۔
- ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵)
- پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی (مرزا) تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو۔ اور مردہ علی کو تلاش کرتے ہو۔ (ملفوظات احمدیہ جلد نمبر ۱ صفحہ ۱۳۱)
- اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے جو اس حسین سے بہتر ہے۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۳)
- دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم، ابراہیم، نوحؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ، اسماعیلؑ، موسیٰؑ اور محمدؐ ہوں۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۷۲)
- حضرت فاطمہؓ نے کشف کی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔ اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹)
- میں قرآن کے مثل ہوں اور قرآن مجھ پر ختم ہو گیا (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹)

روزنامہ جنگ لاہور نے جنگ فورم میں مسلم مفکرین اور عیسائی مفکرین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا۔ جس میں زیادہ تر قادیانی زیر بحث رہے ہم وہ رپورٹ بلا تبصرہ دوسری جگہ شائع کر رہے ہیں تاہم عیسائی مفکرین نے جنگ فورم میں قادیانیوں کے بارے میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے اس پر ماہنامہ مناقب بھکر کے مدیر حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب نے مناقب میں شذرہ تحریر فرمایا ہے جو اپنی جگہ ایک تبصرہ ہے ذیل میں وہ شذرہ سپرد قلم کیا جا رہا ہے۔ عیسائی پادریوں اور مفکرین کو اس پر غور کرنا چاہیئے۔

(ادارہ)

عظمتِ عیسیٰ علیہ السلام پر جنگ فورم میں مذاکرہ

عیسائی مفکروں اور پادریوں کو دعوتِ غور و فکر

روزنامہ جنگ لاہور اپنے فورم میں مختلف موضوعات پر مختلف نظریات رکھنے والے علماء کرام اور دوسرے دانشوروں کو اظہار خیال کا موقع فراہم کرتا رہتا ہے۔ ۲۵ دسمبر کے جنگ میں "عظمتِ عیسیٰ علیہ السلام" کے موضوع پر فورم کی کارروائی شائع ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء اور عیسائی مذہب کے پیشواؤں کی گفتگو دی گئی ہے مسلمان علماء کرام اور عیسائی پیشواؤں کی متفقہ رائے ہے کہ

"حکومت وقت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف قادیانیوں کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب براہین احمدیہ سمیت تمام ایسی کتابوں کی فروخت پر پابندی عائد کرتے ہوئے ایسے مطبوعہ مواد کو نذر آتش کرنے کے احکامات جاری کرنے چاہئیں جس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ماننے والے دو بھائیوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچ رہی ہے باہمی منافرت آرائی سے جنم لینے والے اس گروہ نے مسلمانوں اور مسیحی بھائیوں کو یورپ میں بدنام کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ احمدیوں کی طرف سے شائع ہونے والے مواد میں باقاعدہ طور پر یہودی سازش کے تحت مسیحی اور مسلم برادری کے جذبات مجروح کیے جا رہے ہیں۔ آج حضرت عیسیٰ اور دین اسلام کی عزت اسی گروہ نے انتہائی خطرہ میں ڈال دی ہے۔ حکومت کو ایسے گروہ کا نوٹس لیتے ہوئے انہیں کیفر کردار تک پہنچانا چاہیئے تاکہ ہمارے انبیاء کرام کی عظمت پہلے سے بلند تر ہو علاوہ ازیں اس گروہ کی طرف سے جذبات شکن مطبوعات پاکستان کے آئین کے بھی منافی ہیں!"

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۹۱ء)

ہمارے نزدیک یہ رائے درست اور واجب العمل ہے بلا تاخیر مرزائی لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے اور اس لٹریچر کے تمام سٹاک تلف کیے جائیں۔ مرزائیوں کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں تمام انبیاء علیہم السلام کی توہین کی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق تو ایسی زبان استعمال کی ہے کہ ایک مسلمان کے لیے اس کا پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ مسلمان علماء کرام ہمیشہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی کتابوں کے خلاف احتجاج کرتے رہتے ہیں اور اس معاملہ میں علمائے دین کی جدوجہد اور قربانیوں کی ایک تاریخ ہے۔ اس کا نتیجہ ہے کہ آج پاکستان کے دستور کی رو سے مرزائی غیر مسلم ہیں اور انہیں مسلمان کہلانے کا از روئے قانون اختیار نہیں ہے۔ عیسائی پادریوں کی طرف سے یہ بات پہلی دفعہ ہمارے سامنے آئی کہ وہ بھی اس احتجاج میں شریک ہوئے ہیں اور انہوں نے مرزائیوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا مرتکب ٹھہرایا ہے۔ ان پادری صاحبان کو اس پر بھی نظر ثانی کرنی چاہیئے "توہین کا یہ فتنہ کھڑا کس نے کیا ہے، غلام احمد قادیانی نے کس کے ایما اور حکم سے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس حقیقت سے ہرگز انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہندوستان کے عیسائی حکمرانوں نے ہی اپنے اقتدار کو طول دینے کیلئے مرزا غلام احمد قادیانی سے نبوت کا دعویٰ کرایا تھا۔ مرزا غلام احمد نے اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا لکھا تھا اور انگریزی اقتدار کو اللہ کی رحمت قرار دیا تھا، انگریزوں کی خوشنودی اور تعلق میں پورا پورا زور قلم صرف کیا تھا، تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ

"خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے، میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا، یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے، نہ یہ امن مکہ میں مل سکتا ہے، نہ مدینہ میں!" صفحہ نمبر ۲۸۔

یہ عیسائی حکمرانوں کی حمایت کا تذکرہ ہے۔ اپنی خدمات اور وفاداری کی جھلک بھی اسی کتاب میں ملاحظہ فرمائیے:

"میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں!" ص ۲۷

مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تمام انبیاء کرام کی جو توہین کی ہے، اس میں عیسائی حکمران برابر کے ذمہ دار ہیں۔ اب تک بھی یورپ اور امریکہ کے عیسائی فرمانروا اپنے اس خود کاشتہ پودے کی حفاظت اور آبیاری کر رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزائیوں کا موجودہ پیشوا مرزا طاہر پاکستان سے فرار ہو کر انگلستان ہی پہنچا اور وہاں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف زہر اگل رہا ہے۔ پاکستان کے عیسائی پادریوں کو اگر واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کا کوئی احساس ہے تو انہیں یورپ اور امریکہ کے عیسائی حکمرانوں پر دباؤ ڈالنا چاہیئے کہ وہ مرزائیوں کی امداد اور حمایت سے دستبردار ہو جائیں اور وہاں بھی مرزائیوں کی تبلیغ اور لٹریچر پر مکمل پابندی عائد کریں۔

سودی قوانین کا تحفظ خُدا اور رسولؐ سے جنگ کے مترادف ہے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، لاہور کا اجلاس منعقدہ

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عہدہ داران اور کارکنوں کا ایک مشترکہ اجلاس بعد نماز عصر مرکز ختم نبوت جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن میں منعقدہ ہوا۔ جس کی صدارت نائب امیر لاہور حاجی منظور احمد نے کی۔

اجلاس میں حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ ملت اسلامیہ پاکستان کے دیرینہ مطالبہ یعنی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ کا اضافہ کیا جائے۔ نیز غیر مسلموں کے لیے علیحدہ رنگ تجویز کیا جائے) کو فی الفور منظور کیا جائے

۲۔ ایک قرارداد میں وفاقی وزیر سردار آصف احمد علی کے بیان پر نفرت کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سود کو جائز قرار دے کر اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ اعلان ذکیا جائے۔ (فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ) وفاقی شرعی عدالت کی طرف سے دی گئی مہلت کے مطابق نئے مالی سال سے قبل اسلام کا نظام معشیت نافذ کیا جائے۔

۳۔ ایک قرارداد میں لکھر سول انجینئرنگ قادیانیوں کی سرگرمیوں قادیانی افسروں کی مسلمان ماتحتین سے توہین آمیز رویہ تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی افسروں کی سرگرمیوں کا نوٹس لیا جائے۔

۴۔ انجینئرنگ یونیورسٹی میں قادیانیوں کے بڑھتے ہوئے عمل دخل پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور وائس چانسلر سے مطالبہ کیا گیا کہ میرٹ کا خیال رکھے بغیر یونیورسٹی میں رکھے گئے قادیانی ٹیچر کو یونیورسٹی سے نکالا جائے۔ نیز انتظامی معاملات میں قادیانیوں کی سرگرمیاں مسلمان طلباء کے لیے باعث تشویش ہیں انہیں انتظامی معاملات سے الگ کیا جائے۔

۵۔ اجلاس میں لاہور کی سطح پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی کو موثر بنانے کے لیے طے کیا گیا۔ کہ ہر قمری ماہ کی دوسری جمعرات اراکین مجلس کا اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوگا نیز بلدیاتی حلقوں کی سطح پر مجلس کے یونٹ قائم کیے جائیں گے۔ اجلاس میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد خلف اللہ شفیق، مولانا محمد احمد مجاہد، مولانا طالب النبی، قاری نذیر احمد، قاری حفیظ الرحمان ربانی، اشفاق حسین بٹ، حاجی محمد حسن، قاری محمد یوسف چنیوٹی، مولانا فقیر اللہ اختر سمیت بیسیوں کارکنوں نے شرکت کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاجپت روڈ شاہدرہ کا انتخاب

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاجپت روڈ شاہدرہ کے اراکین کا اجلاس جامعہ قاسمیہ میں منعقد ہوا جسکی صدارت مولانا حافظ محبوب الٰہی صدر مدرس جامعہ قاسمیہ نے کی۔ جسمیں مندرجہ ذیل عہدہ داران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست اعلیٰ مولانا حافظ محبوب الٰہی، سرپرست حاجی محمد رفیق گلی نمبر ۵ لاجپت نگر، امیر: صوفی بشیر الدین، نائب امیر اول حاجی محمد یامین گلی نمبر ۹ لاجپت نگر، نائب امیر دوم گلزار احمد گلی نمبر ۹، ناظم اعلیٰ محمد مظفر چغتائی، چغتائی واچ ایکسپرٹ جی ٹی روڈ شاہدرہ، ناظم محمد اسلم گلی نمبر ۹ مسجد بلال، ناظم تبلیغ محمد حنیف گلی نمبر ۵ قبرستان والی، ناظم نشر و اشاعت محمد شاہد گلی نمبر ۶ خازن صوفی عظیم الدین، رشید سٹریٹ ناصر کالونی۔

انتخاب کی نگرانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی سیکرٹری مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کی، جبکہ مہمان خصوصی مجلس لاہور کے ناظم اعلیٰ مولانا خلف اللہ شفیق تھے۔ اجلاس میں بیسیوں کارکنوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں طے پایا کہ مجلس کا ماہانہ اجلاس ہر اسلامی ماہ کے دوسرے جمعہ مغرب کے بعد منعقد ہوگا۔ جس میں مجلس کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا۔ جبکہ اسی دن عشاء کے بعد مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب کارکنوں سے خطاب کریں گے۔ اجلاس میں لاہور بھر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کرنے کے سلسلے میں دستخطی مہم پر اطمینان کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملت اسلامیہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے نئے بننے والے شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ بڑھایا جائے اور

مرزا قادیانی اصلیت اور کردار

• مرزا ۱۸۳۹ء میں قصبہ قادیان ضلع گورداسپور (ہندوستان) میں مغل خاندان میں پیدا ہوا۔ مرزا کے والد کا نام غلام مرتضیٰ اور والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ مرزا کا خاندان انگریز سرکار کا غلام اور ایجنٹ تھا۔

• مرزا نے ابتدائی تعلیم اپنے باپ اور گاؤں کے دوسرے استادوں سے حاصل کی۔ مرزا سیالکوٹ شہر میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں معمولی تنخواہ پر ملازم رہا۔ نوکری کے دوران مختاری کا امتحان دیا مگر فیل ہو گیا اس کے بعد نوکری چھوڑ دی۔ مرزا کی زندگی کے تین دور ہیں

• (۱) مسلمانی والا دور (۲) مجدد، محدث، دعووں والا دور (۳) نبوت کے دعوے والا دور۔

• مرزا اوائل میں عام مسلمانوں کی طرح مسلمان تھا اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق ... کے ایمان رکھتا تھا اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا تھا مرزا نے ۱۸۸۲ء سے ۱۸۹۰ء تک مجدد، مصلح، مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

• ۱۸۹۱ء میں خود کو مسیح قرار دیا۔ اور ۱۹۰۱ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۴ء میں کرشن ہونے کا دعویٰ کیا۔ مختصر یہ کہ مرزا کی پوری زندگی انبیاء علیہم السلام کی توہین، مسلمانوں سے غداری، انگریز سے وفاداری، جھوٹ، بدزبانی، جھوٹی پیشین گوئیاں، دھوکہ، دین میں ہیر پھیر کرنا، مسلمانوں کو انگریزوں کی طرف جھکانا، مسلمانوں کے خلاف انگریزوں کو خفیہ رپورٹیں پیش کرنا اور جہاد حرام قرار دے کر جذبہ جہاد ختم کرانے میں گزری۔

• مرزا نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ "میں خدا ہوں، کشف کی حالت میں میں عورت ہوں، خدا نے میرے ساتھ رجولیت کی طاقت کا اظہار کیا اور استقرار کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا۔" اسی طرح مرزا نے پوری زندگی ذلت میں گزار کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ذلت کی اپنی منہ مانگی موت "ہیضہ" یعنی لیٹرین میں قے اور دست کرتے ہوئے جہنم رسید ہوا۔

غیر مسلموں کے لیے شناختی کارڈ کا رنگ علیحدہ تجویز کیا جائے۔

مولانا انذر قاسمی کو صدمہ

سیالکوٹ (جمعیت علماء اسلام کے رہنما تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کے مجاہد مولانا انذر قاسمی کے بھائی مبشر قاسمی انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پرجوش دینی و سماجی ورکر تھے۔ ہر دینی تحریک میں پیش پیش تھے۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عرصہ دو ماہ سے صاحب فراش تھے۔ دماغ میں رسولی تھی جس کا آپریشن ہوا۔ دو ماہ تک جنرل ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے۔ بے ہوشی کی حالت طاری رہی بالآخر مورخہ ۱۹ جنوری کو انتقال ہو گیا۔ جنازہ سیالکوٹ کے امام صاحب کے گراؤنڈ میں ہوا۔ جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانان سیالکوٹ نے شرکت کی۔ عالمی مجلس لاہور کے راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی گوجرانوالہ جماعت کے ناظم حافظ محمد ثاقب نے جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے نماز جنازہ میں شرکت کی اور مولانا انذر قاسمی، اسعد قاسمی اور دیگر پسماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، حضرت مولانا عبدالرحیم اشعر، حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ محمد حنیف ندیم، حضرت مولانا بشیر احمد صاحب، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرحوم کی وفات پر دلی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دعا کی کہ خداوند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نئے ٹیلی فون نمبر :-
دفتر بیرون دہلی دروازہ : ۲۵۲۴۳۳
" عائشہ مسجد مسلم ٹاؤن : ۸۶۲۴۰۴

اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ ادارہ ختم نبوت مولانا انذر قاسمی کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعاگو ہے کہ اللہ رب العزت مرحوم کی مغفرت فرمائیں۔

بقیہ | وفاقی محتسب کا فیصلہ

آج تک جس قدر مجرمانہ غفلت کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ دوبارہ اسے نہ دہرایا جائے۔ ورنہ اگر یہی روش رہی تو کیا بعید ہے کہ لادین طبقہ اپنی قرآن دشمنی کے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو جائے اور قرآن بیزاری کا سیاہ داغ آپ کے کھاتے میں ڈال دیا جائے۔

اسی طرح ہم علمائے کرام اور تمام مسلمانوں سے بھی گزارش کریں گے کہ وہ رائے عامہ کو ہموار کر کے نہایت مؤثر انداز سے ایوان بالا تک اپنی آواز کو پہنچائیں۔ اور حکومت کو اور وزارت تعلیم کو مجبور کریں کہ وہ ناظرہ قرآن کریم کی تعلیم کو لازمی قرار دے کر اس کے لئے اساتذہ کا بندوبست کرے۔

بقیہ | نقطہ نظر

سامراج کی سازش کے نتیجہ میں آج تک مسیحی اور مسلمان ایک ساتھ دھل سکے۔ جبکہ دونوں میں اتحاد کی قدریں مشترک ہیں جتنی بھائیوں میں ہوتی ہیں۔ ہمارے تہذیبی و ثقافتی شواہد موجود ہیں کہ ہم ایک ہیں لیکن ایک گروہ ہم بھائیوں کو آپس میں لڑانے کی کوشش کرتے ہوئے ہمارے مذہب پر حملے کر رہا ہے۔

(بشکریہ جنگ لاہور)

بقیہ | پانچ ارکان

طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں۔ یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں۔ کیونکہ وہ ہماری محسن گورنمنٹ ہے۔ ان کی ظل حمایت میں ہمارا فرقہ احمدیہ چند سال میں لاکھوں تک پہنچ گیا ہے اور اس گورنمنٹ کا احسان ہے کہ اس کے زیر سایہ ہم ظالموں کے پنجہ سے محفوظ ہیں۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کا اعلان اپنی جماعت کے نام مؤرخہ ۷ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۱۲۲ مرتبہ میر قاسم علی قادیانی)

(میرے اس دعوے پر کہ میں گورنمنٹ برطانیہ کا سچا خیر خواہ ہوں ایسے شاہد ہیں کہ اگر سول ملٹری جیسا اخبار بھی ان کے مقابلہ پر کھڑا ہو تب بھی وہ دروغگو ثابت ہوگا۔ اول یہ کہ علاوہ اپنے والد کی خدمت کے میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔

(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ جو جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند اور جناب گورنر جنرل ہند اور لفٹنٹ گورنر پنجاب اور دیگر حکام کے ملاحظہ کے لئے شائع کیا گیا۔ منجانب خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۸۹۴ء)

باقی آئندہ

بقیہ | داستان از بلا

اسلام مرتب شدہ انجیلوں کا قائل نہیں ہے۔ وہ قرآن انجیل کی تعریف کرتا ہے۔ جو براہ راست حضرت مسیح کو خدا کی طرف سے بذریعہ وحی دی۔ خود حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ، مجھ کو خدا نے کتاب دی ہے۔ اس کے مقابلہ میں آپ خود اقرار کرتے ہیں کہ انجیلوں کو حواریوں نے مرتب کیا۔ مگر قرآن انجیل کا براہ راست خدا کی طرف سے حضرت مسیح پر نازل ہونا بیان کرتا ہے۔

گفتگو یہیں تک ہونے پائی تھی کہ ازبلا کے والد صاحب (لاٹ پادری) تشریف لے آئے اور انہوں نے آتے ہی پادریوں کو مندرجہ ذیل الفاظ میں ڈانٹ بتائی۔

باقی آئندہ

بقیہ | گردن نہ جھکی جس کی

طوث کر دیا۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے ان تمام حالات کا پختگی اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ جس کی پاداش میں ایک عرصہ جہانگیر نے آپ کو قید میں بھی رکھا لیکن آپ کے پائے استقامت میں ذرہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

آپ کی سیرت عزم و ہمت، پختگی، استقلال اور ایک عظیم مشن یعنی (صداقت اسلام کے لئے جدوجہد) کا تقاضا ہے کہ ہم اس عظیم انسان کے عظیم کارناموں کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

اپنی پوری افادیت اور تاثیر کے ساتھ نزلہ، زکام اور کھانسی کی مفید دوا

سُعالین

۲۵۰ قرص کی اسٹینڈرڈ پیکنگ کے علاوہ پچاس ٹکیوں کا
کارآمد خوشنما گلاس پیک بھی دستیاب ہے۔

موسمِ سرما کی آمد۔ نزلہ، زکام اور کھانسی کا دور دورہ۔

سُعالین کا گلاس پیک آج ہی خرید لیجیے
تاکہ گھر کے ہر فرد کو بوقتِ ضرورت سُعالین دستیاب رہے۔

نباتاتی سُعالین ۔"کھانسی ٹکیاں"۔ بچاؤ بھی اور علاج بھی۔

آوازِ اخلاق
قناعت: اخلاقی اور ملّی ضرورت ہے۔

Adarts-SUA-1 90-R

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی رقم مسلمانوں کو مرتد بنانے میں استعمال ہو ؟

اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے

تمام غیرتمند مسلمانوں سے ایک سوال

لیکن

اس کے باوجود آپ کی
لاعلمی اور بے توجہی کی وجہ سے
آپ کی رقم سے
مسلمانوں کو
مرتد بنایا جارہا ہے

وہ کیسے ؟

آپ میں سے بعض لوگ
قادیانیوں سے خرید و فروخت
کرتے ہیں قادیانی تجارتی اداروں
سے لین دین کرتے ہیں اور
قادیانی کارخانوں کی مصنوعات
استعمال کرتے ہیں

کیا آپ جانتے ہیں ؟

اسی خرید و فروخت، لین دین کے ذریعہ
قادیانی جو منافع کماتے ہیں اسی منافع یعنی
ماہانہ آمدنی کا ایک کثیر حصہ
اپنے مرکز ربوہ میں
جمع کرتے ہیں

جس کے نتیجہ میں

وہی رقم جو آپ سے کمائی جاتی ہے وہ آپ ہی
کے خلاف استعمال ہوتی ہے یعنی
مسلمانوں کو اسی رقم سے مرتد بنایا جاتا ہے

اگر آپ

قادیانیوں کے ساتھ کاروبار
و تجارت کرتے ہیں تو گویا آپ
ارتدادی کام میں بالواسطہ حصہ لے رہے ہیں
اور انکا ساتھ دے رہے ہیں

یاد رکھئے

- آپ ہی کی رقم سے قادیانی اپنی ارتدادی تبلیغ کرتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے قادیانیوں کے تحریف شدہ قرآنی ترجمے چھپتے اور تقسیم ہوتے ہیں
- آپ ہی کی رقم سے ان کے پریس چلتے ہیں
- آپ ہی کے بل بوتے قادیانی مرکز "ربوہ" آباد ہے
- آپ ہی کی رقم سے قادیانی مبلغین اپنی ارتدادی تبلیغ کیلئے اندرون و بیرون ملک سفر کرتے ہیں

گویا قادیانیوں کی ہر حرکت میں
براہ راست نہیں تو بالواسطہ آپ بھی شریک ہیں

لہٰذا

تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیرت ایمانی کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانیوں کے ساتھ مکمل سوشل بائیکاٹ کریں اور ان کے ساتھ لین دین، خرید و فروخت مکمل طور پر بند کردیں اور اپنے احباب کو بھی قادیانیوں سے بائیکاٹ کی ترغیب دیں۔

نوٹ کیجئے:- قادیانی [illegible]

مرکزی دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ
ملتان (پاکستان) فون ۴۰۹۷۸

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

قادیانیوں کو آئینی و قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور جداگانہ انتخابات کے ذریعہ
غیر مسلموں کی علیحدہ نمائندگی کا حق تسلیم کیے جانے کے تاریخی فیصلوں کا منطقی تقاضا ہے کہ

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کیا جائے

- تاکہ ان فیصلوں پر عمل درآمد میں کوئی اشتباہ پیدا نہ ہو، اور برادر عرب اسلامی ممالک میں جانیوالے پاکستانیوں کی مذہبی حیثیت کے بارے میں کوئی الجھن پیش نہ آئے
- گذشتہ حکومت کے دور میں نئے شناختی کارڈ جاری کرنے کی تجویز آئی، تو مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کے ذمہ داران نے وفاقی محکمہ رجسٹریشن اور وفاقی سیکرٹری داخلہ سے ملاقات کی اور شناختی کارڈ کے نئے ڈیزائن میں مذہب کے خانے کا اضافہ منظور کروالیا۔
- لیکن اب جبکہ حتمی منظوری کیلئے اسلامی جمہوری اتحاد کی مرکزی کابینہ کے اجلاس میں یہ ڈیزائن منظور ہوا تو اس میں مذہب کا خانہ درج نہیں کیا گیا آخر کیوں ؟

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان

حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ وزارتِ داخلہ کے حالیہ اعلان کے مطابق نئے بننے والے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ اور رنگ کی علیحدگی ایک قومی، مذہبی اور آئینی مطالبہ کو تسلیم کر کے اسلامیانِ پاکستان کے دینی جذبات کا احترام کیا جائے۔ نیز تمام مکاتبِ فکر کے علماء کرام اور سیاسی رہنماؤں اور عوام الناس سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس جائز دینی اور آئینی مطالبہ کی حمایت میں بروقت اور موثر آواز اٹھائیں تاکہ کمپیوٹر سسٹم پر بننے والے نئے شناختی کارڈوں میں مذہب کے خانہ کا بروقت اندراج ہو سکے۔

منجانب: (مولانا خواجہ) خان محمد (صاحب)
مرکزی صدر آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان
ملتان فون نمبر :- ۴۰۹۷۸۰